رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: ہیڈ قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عمہ / ششماہی عہ / بیرون ہند ۸ شلنگ
قیمت فی پرچہ ۱ / مینیجر: رشید احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۱

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا "فاروق" کے متعلق ارشاد

فرمایا:-

"فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار "فاروق" کے خریدار بنیں۔ ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائیگا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔"

مجھے پنجاب کی ہر شے حسیں معلوم ہوتی ہے

نوائے قادیاں اب دلنشیں معلوم ہوتی ہے
ہے کچھ تیری ہی یہ اے قادیاں اعجاز فرمائی

اسے ناقدریٔ عالم ہی شاید یاد آئی ہے
میں قرباں تیری حسن و ناز پر اے قادیاں والے

خلش یوں تو ہے سارے جسم میں دردِ محبت کی
بتاتا تھا جسے تو جنتِ فردوس اے واعظ!

شرابِ معرفت کیف آفریں معلوم ہوتی ہے
مجھے پنجاب کی ہر شے حسیں معلوم ہوتی ہے

سرشک آباد کیوں چشم حزیں معلوم ہوتی ہے
تری اک اک ادا وجد آفریں معلوم ہوتی ہے

کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے
یہیں معلوم ہوتی ہے یہیں معلوم ہوتی ہے

جسے انعام میں بخشی گئی احسن درخشانی
وہ سجدہ کیش میری ہی جبیں معلوم ہوتی ہے

(احسن صدیقی از گوجرہ)

صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ کی بھرتی کے لئے تشریف لائے ہیں۔

ضرورت ہے

(۱) اہل پیغام کی طرف سے جو ٹریکٹ ہمارے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خلاف بیرونی جماعتوں یا احمدی دوستوں میں تقسیم ہوئے ہوں۔ ناظرین فاروق میں سے جو جو ٹریکٹ کسی کے پاس ہو۔ اسکی ایک ایک کاپی خاکسار ایڈیٹر فاروق کو مطلوب ہے۔ براہ کرم احباب مجھے بھیج کر ثواب حاصل کریں۔ اور مشکوری کا موقعہ بخشیں۔

(۲) پیغام پارٹی کی طرف سے جو جوبلی نمبر اخبار پیغام صلح کا شائع ہوا تھا۔ اسکی ایک کاپی کی ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس ہو۔ مجھے ارسال فرما کر شکریہ کے مستحق ہوں۔ (ایڈیٹر)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۲۱ ظہور اگست سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کراچی سے کنجیجی سندھ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی جلد بخیریت واپسی دارالامان کی امید ہے۔ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ دعا صحت کی جائے۔

زکوٰۃ کی تاکید از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ زکوٰۃ کیا ہے۔ یُؤخذ من الامراء ویُرد الی الفقراء۔ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے۔

(ماخوذ از فتاویٰ احمدیہ)

زکوٰۃ امام وقت کے حکم سے تقسیم ہونی چاہیئے | کسی احمدی کا حق نہیں۔

کہ وہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں حسب ذیل ارشاد ملاحظہ ہو:-

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان میں) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ (ماخوذ از کشتی نوح صفحہ ۷۰)

(ناظر بیت المال)

صدر انجمن احمدیہ سے قرضداروں کو انتباہ

نظارت بیت المال کی پیش کردہ تجاویز پر کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء مطابق ماہ امان ۱۳۱۹ھ کے تعلق میں مقرر ہوئی تھی۔ اس نے پورے غور و خوض کے بعد اسی امر پر اظہار افسوس کیا تھا۔ کہ جو وظائف تعلیمی قرضہ حسنہ کی صورت میں آج سے قبل دیئے جا چکے ہیں۔ ان کی واپسی خاطر خواہ نہیں ہو رہی۔ اور اس نے سفارش کی تھی۔ کہ نظارت بیت المال اس بارہ میں زیادہ توجہ اور جدوجہد کرے۔ اور جو لوگ ادا نہیں کرتے ان کے خلاف قضا میں نالش کر کے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی روپیہ ادا نہ کیا جائے۔ تو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے لئے رپورٹ کی جائے۔ اور بصورت عدم ادائیگی واصلاح عدالتی کارروائی کی جائے۔

لہٰذا ان تمام احباب کو جن کے ذمہ اس قسم کا قرضہ حسنہ قابل ادا ہے۔ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب وعدہ ادا کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی نالشیں اور رپورٹیں کرنی پڑیں۔ تو اس پر ان کو کوئی شکایت کا حق نہ ہوگا۔

(ناظر بیت المال)

بقایا داران خلافت جوبلی فنڈ توجہ فرماویں

بعض احباب کے ذمہ تاحال خلافت جوبلی فنڈ کے وعدے واجب الادا ہیں۔ ایسے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے وعدوں کو بہت جلد ادا کریں۔

چونکہ موعودہ رقم ابھی پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ دوست جو کسی وجہ سے اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہو سکے۔ وہ اب بھی حسب توفیق حصہ لے کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرمی سراج الحق صاحب آف پٹیالہ

(۲) مکرم اللہ دتا صاحب لنگر بی۔ اے ہیڈ ماسٹر گھوٹ پوکر۔ ضلع گورداسپور اور

(۳) بابو عبد الواحد خاں صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان کے متعلق جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان سب بیماروں کی صحت کامل کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(۴) مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم پٹیالوی کی اہلیہ صاحبہ ۱۲ اگست کو دہلی میں فوت ہوگئیں۔ مرحومہ پرانی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ ان کی نعش دار الامان میں لائی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفنائی گئی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ خدا مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدے بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد ۱۵ ستمبر ۴۰ء تک مرکز میں داخل کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر کہ ۱۱ اگست تک تحریک جدید کے وعدے سارے کے سارے پورے ہو جائیں۔ یا کم سے کم اس کا بڑا حصہ ادا ہو جائے۔ جہاں ہندوستان کی جماعتوں نے خاص توجہ سے اپنے وعدوں کو ۱۵ اگست تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اب بعض کی خواہش پر اس تاریخ کو ۳۱ اگست تک ممتد کیا گیا ہے۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں نے بھی خاص توجہ سے کام کیا ہے۔ اور ان کی رقوم آرہی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب کمپالہ نے اپنے -/-/۷۵۰ شلنگ میں -/-/۵۰ شلنگ کا اضافہ کر کے -/-/۸۰۰ شلنگ۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب -/-/۱۷۵۔ میاں محمد حسین صاحب بمبو -/-/۱۸۱ بھائی محمد یوسف صاحب -/-/۱۰۲۔ شیخ محمد اکرم صاحب -/-/۲۵۔ سید امتیاز احمد صاحب -/-/۲۵ چودھری رحمت خاں صاحب -/-/۵۶۔ بھائی غلام حیدر صاحب -/-/۲۱۔ نذیر احمد صاحب کھوکھر -/-/۱۰ میاں کریم بخش صاحب -/-/۷۰۔ کل -/-/۱۶۰۳ حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے لکھا۔ کہ بفضل خدا جماعت نے ۱۱ اگست کے جلسے سے قبل یہ سب رقم مرکز میں پہنچا دی ہے۔ اور جماعت کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو گیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (روپیہ وصول ہو گیا) اور ان سب احباب کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش برسائے۔ بیرون ہند کی جو جماعتیں یا افراد ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وعدوں کو ۱۵ ستمبر تک مرکز میں داخل کر دینے کی سعی فرماویں۔ اس کے بعد بیرون ہند کے احباب کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید نے ۷ اگست کو فہرست دعا پیش کر دی

۳۱ اگست تک وعدے سو فی صدی پورے کرنیوالوں کی فہرست ۳۱ اگست کو پیش کی جائیگی۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدے کرنیوالے مجاہدین کو جب معلوم ہوا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ کہ احباب اپنے وعدے کی سالم رقم یا کم سے کم بڑی رقم ۱۱ اگست تک ادا کر دیں۔ تو مخلصین جماعت کے دل میں ایک برقی رو پیدا ہو گئی۔ اور اکثر احباب نے باوجودیکہ ان کے ادا کرنے کا وقت اگست کے بعد کا ہے۔ انہوں نے قرض لے کر جائیداد فروخت کر کے یا جائیداد ہی تحریک جدید کے حوالے کر کے ادا کرنا ضروری سمجھا۔ تا تحریک جدید کا وعدہ وقت پر پورا ہو جائے۔ تحریک جدید کی طرف سے یہ اعلان تھا۔ کہ ایسے احباب کے نام دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۱۷ اگست کی شام کو پیش کئے جاویں گے۔ چنانچہ اس کے مطابق ۱۷ اگست کو بذریعہ رجسٹری ارسال کر کے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ اس میں ان کارکنوں کے نام بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی جماعت کا وعدہ بحیثیت جماعت اسّی فی صدی پورا کر لیا ہے۔ اور ان احباب کے لئے بھی دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ جن کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے۔ مگر وہ برابر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جلد سے جلد ادا کر لیں۔ ایسے احباب کی خواہش پر ۱۵ اگست کی میعاد میں ۳۱ اگست تک کی توسیع کر دی گئی ہے۔ پس جو احباب ۳۱ اگست تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر دیں گے۔ وہ ۱۵ اگست کی میعاد کے اندر سمجھے جاویں گے۔ ان کی دوسری فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ اس لئے وہ جو دل میں تڑپ رکھتے ہیں۔ کہ حضور کی آواز پر عملاً لبیک کہنے میں ہی سعادت اور ثواب ہے۔ وہ ۳۱ اگست کو یاد رکھ کر اپنا عہد پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۵ قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۴۰ء نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ

ہم کیا چاہتے ہیں؟ اور کیوں؟

مندرجہ ذیل وہ خطبہ ہے۔ جو آج سے قریباً ۳۷ سال قبل مخدوم الملّت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روبرو پڑھا۔ چونکہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا کوئی خطبہ بوجہ حضور کے سندھ تشریف لے جانے کے شائع نہیں ہوا۔ اسلئے ناظرین فاروق کے لئے یہ ایک مفید خطبہ شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

جس قدر لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ خُوب غور سے سُن لیں۔ اور یاد رکھیں۔ اور جو یہاں موجود نہیں۔ وہ جن کو سُنا سکتے اور پہنچا سکتے ہیں۔ ان کو پہنچا دیں۔ کہ ہماری اصل غرض اور منشار کیا ہے؟ اور کیوں؟ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ اور خدا کے لئے چاہتے ہیں۔ کہ کل دنیا اس بات پر یقین کرے۔ کہ مسیح مرگیا۔ کیونکہ قرآن کا احیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا احیا۔ اسلام کا احیار اسی میں ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا احیار بھی اسی میں ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ کل دنیا اس امر کا یقین کرلے۔ اس اقرار کے بغیر خدا تعالیٰ کی معرفت اور سچا ایمان اس کی ہستی اور توحید پر قائم نہیں ہوسکتا۔ اور نہ سچے ایمان کے لوازمات اور ثمرات اعمال صالحہ تقویٰ اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔ پس میں تمام مسلمانوں کو خصوصاً یہ پیغام حق پہنچاتا ہوں۔ کہ وہ جس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی طرح اس بات پر بھی ایمان لائیں۔ کہ مسیح مرگیا۔ ورنہ جس جس قدر ان کے ماننے میں تردد اور شک ہوگا۔ اسی قدر ایمانی حالت کا پہلو کمزور اور ایمانی ثمرات اور نتائج کے حصول میں سستی ہوگی۔

افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے اب تک اس بات کو نہیں سمجھا۔ اور اس کو بالکل معمولی اور چھوٹی سی بات قرار دیتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اسی ایک مسئلہ نے اس قدر فساد پھیلایا ہے۔ کہ ۳۰ لاکھ سے زیادہ کو مرتد کردیا ہے۔ اور اکثروں کو ضعیف الایمان بنا دیا ہے۔ کیونکہ جب یہ مان لیا گیا۔ کہ مسیح ۱۹ سو برس سے اب تک بدستور زندہ ہے۔ اور حوادث زمانہ کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور پھر اس کے مرنے کا کوئی ثبوت بھی نہیں۔ تو بتاؤ۔ کہ اس کے خدا بنانے میں کیا کسر باقی رہی؟ اور اس سے اس پاک توحید پر جو اسلام لے کر آیا ہے۔ کیسی خطرناک زد ہوتی ہے۔ اور صلیب کے پرستار مذہب کو کیسی تقویت۔

ہم یہ بات کہ مسیح مرگیا۔ محض خیالی امور کی بناء پر نہیں کہتے۔ بلکہ اس کے لئے بیّنات اور دلائل قویہ موجود ہیں۔ جن کا بارہا ہم نے ذکر کیا ہے۔ پس اسی مسئلہ کی اشاعت اور تبلیغ اہم کام اسی لئے سمجھا گیا ہے۔ کہ خدا پرستی اور تقویٰ و طہارت کی راہ میں یہ ٹھوکر کا پتھر ہے۔ جب اس پتھر کو دُور کردیا جائے۔ تو صلیبی مذہب کی دیوار زمین پر گر پڑتی ہے۔ اور اسلام کی عظمت و جلال کا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ بات بڑی آسانی کے ساتھ طے ہو جاتی ہے۔ کہ آنے والا مسیح موعود کون ہے؟ آنے والے مسیح موعود کا انکار تو کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تمام نبیوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہ بشارت ضرور ملتی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک مسیح آنے والا ہے۔ اس لئے اس سے تو انکار نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ ماننا کہ وہی مسیح جو انیس سو برس گذرے ناصرہ کی بستی میں تھا۔ اور بنی اسرائیل کے گھرانے کا خاتم تھا۔ جو یہودیوں کے ہاتھوں ماریں کھاتا ہوا صلیب پر ایلی ایلی لما سبقتانی کہتا ہوا چڑھایا گیا۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہو۔ جو عیسائیوں کے اعتقاد میں زندہ آسمان پر چلا گیا۔ پھر آئیگا۔ تو ایسا عقیدہ رکھنا اسلام کا انکار کرنا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی جگہ ایک مستقل نبی شریعت موسوی کے پابند تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ کے بعد کوئی نبی بدوں آپ کی مُہر کے آ نہیں سکتا۔ یعنی جبتک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے برکات اور فیض حاصل نہ کرلے۔ اور مسیح کے لئے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ مستقل نبی ہو کر پھر تابع شریعت محمدیہ ہو۔ اور نبوت سے تنزّل کرکے اُمّتی ہو۔ اسلئے اگر وہی مسیح آوے۔ تو ختمیت کی مُہر ٹوٹتی ہے۔ اور خاتم الانبیار وہ ٹھہر جاتا ہے۔ پس اس کا آنا تو کسی بھی صورت میں ممکن نہیں۔ قطع نظر اور دلائل کے جو اس کے آنے پر دیئے جاتے ہیں۔ یہی ایک زبردست دلیل کافی ہے۔ خصوصاً جبکہ اسکی موت بھی ثابت ہو۔ پھر یہ مسئلہ کہ آنے والا کون ہے بالکل صاف ہوجاتا ہے۔ کیونکہ مُردہ تو واپس آ نہیں سکتا۔ اسلئے آنے والا کوئی اور ہے۔

اور وہ کون ہے؟ اس کا جواب قرآن کریم نے خود بڑی وضاحت سے دیا ہے۔ اور احادیث صحیحہ میں بھی جو قرآن شریف کے عین مطابق ہیں۔ کھلے لفظوں میں بتایا گیا ہے۔ قرآن شریف نے دو سلسلوں کا ذکر کیا ہے۔ اُسی وعدہ کے موافق جو توریت میں ہوچکا ہے۔ ایک سلسلہ موسیٰ عم کا اور دوسرا آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا۔ توریت میں جیسے مثیل موسیٰ کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اسی طرح قرآن شریف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس پیشگوئی کا مصداق تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔

پھر قرآن شریف نے سلسلہ خلافت موسوی کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متبعین میں بھی ایک سلسلہ خلافت کا وعدہ فرمایا۔ وعداللہ الذین اٰمنوا منکم الآیہ۔ اب یہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد سارے خلیفے توریت ہی کے پابند تھے۔ کوئی باہر سے نہیں آیا۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اسی سلسلہ کی طرح ایک سلسلہ خلافت کا قائم کرنے کا وعدہ کرے۔ اور وہ خلفار امت محمدی میں سے نہ ہوں؟ خصوصاً ایسی حالت میں کہ خاتم الخلفار کی ہی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہو۔ کہ اما مکم منکم۔ آنے والا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

ایک طرف تو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح کی موت کا ذکر بڑی وضاحت سے کیا۔ اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مثیل موسیٰ ٹھہرایا۔ اور سلسلہ خلافت کا موسوی خلفار کی طرح قائم کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم نے اس کی تائید اور تصدیق میں اما مکم منکم فرمایا۔ پھر یہ شک و شبہ کہاں سے پیدا ہوگیا۔ کہ آنے والا بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔

یاد رکھو۔ اس قسم کا وہم یا خیال کرنا بھی اسلام کو ہاتھ سے دینا ہے۔ گویا کفر ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین ٹھہرا دیا ہے۔ یا کل نبوتوں پر آپ کی ہی مُہر ہوگئی ہے۔ آئندہ اگر کوئی الہام یا وحی پائے گا۔ اگر وہ یہ دعویٰ کرے۔ کہ بلا فیض و بدوں استفادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے یہ برکات ملی ہیں۔ تو وہ جھُوٹا اور کذّاب ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے۔ اب کون ہے۔ جو کسی اور امت سے آکر پیغمبر بنے۔ جھُوٹا ہے وہ شخص اور لعنتی ہے وہ زبان جو ایسا ادعا کرے۔

غرض یہ بات بڑی صاف اور واضح تھی۔ کہ آخری زمانہ میں آنے والا خاتم الخلفاد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چراغ سے نُور حاصل کرے گا۔ اور یہی سچ ہے۔ اب تم سُن لو۔ کہ مسیح ابن مریم اسرائیل نبی مرگیا۔ اور وعدہ کے موافق آنے والا امام اسی امت میں سے آیا۔

ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ وعدہ کے موافق آنے والا میں آیا ہوں۔ اور آج تک ہزارہا کاغذ۔ اشتہار کتابیں رسالے لکھے ہیں۔ اور کوئی تحریر ایسی نہیں ہے۔ جس میں اسی مسئلہ پر زور نہ دیا گیا ہو۔ بہت تھوڑے سے لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس بھید کو سمجھا ہو۔ کہ کیوں مسیح کی وفات پر زور دیتے ہیں۔ اسکی اصلیت اور حقیقت یہی ہے۔ کہ اس کفر نے خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ جو ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے۔ اور اسکی آڑ میں خدا تعالیٰ کے ہزاروں لاکھوں مقدسوں اور راستبازوں کو گالیاں دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئی ہیں۔ اور ان کی توہین ہوئی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ سید المعصومین خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت بے حرمتی کی گئی۔ اور اس قدر ہتک اور توہین کی کتابیں لکھی ہیں۔ کہ ان کا مجموعہ بلند ترین پہاڑ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ وہ بچے جو لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہنے والے والدین کے گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ اب محمد رسول اللہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور ۳۰ لاکھ مرتد ہوگئے۔ ایسا کفر شدید کہ جس کی نسبت قرآن نے فرمایا۔ کہ قریب ہے۔ کہ آسمان پھٹ جائیں۔ اور زمین پاش پاش ہو جائے۔ اس کفر کے دُور کرنے کے لئے جس نے قلم اٹھایا ہو۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ اس نے کوشش کی ہے کہ آسمان کو پھٹنے اور زمین کو پاش پاش ہونے سے بچانے کے لئے اس نے قدم اٹھایا ہے۔ پھر کس قدر عظیم الشان کام اس امام نے کیا ہے۔ اگر آج سے چالیس پچاس برس پہلے خدا تعالیٰ کا یہ نُور آتا۔ تو یہ فتنہ اس قدر نہ بڑھتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی نُور کی عظمت ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اسے ضرورت حقہ کے وقت نازل فرمایا۔

اب مسیح کی خدائی کی ٹانگ اس طرح پر ٹوٹی ہے۔ کہ یہ یقین کر لیا جاوے۔ کہ وہ مرگیا۔ اور یہ ظنی اور خیالی امر نہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ یاد رکھو مسیح کی موت انبیاء علیہم السلام اور قرآن کریم اور خدا کی زندگی ہے۔ پس اس امام نے کس قدر احسان کیا ہے۔ کہ ہم کو ایک تاریک غار سے بچا لیا۔ خدا کی رحمتیں اور نصرتیں اس کے ساتھ ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھیجا ہے۔ اگر میرے پاس ایک بھی دلیل اسکی سچائی کی نہ ہوتی۔ حالانکہ محض اسی کے فضل سے بہت سے دلائل بیان کر سکتا ہوں۔ تو یہی اس ایک خدمت کو جو اس نے اسلام اور قرآن کی کی ہے۔ اسکی سچائی پر شاہد ناطق سمجھتا۔ اور سمجھتا ہوں۔ جو دعویٰ یہ کرے۔ اس کو سزاوار ہے۔ اس نے ثابت کر کے نہ صرف دکھا دیا۔ بلکہ لاکھوں کو منوا دیا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ نبی ہے۔ جس کی برکات اور تاثیرات آج تیرہ سو برس تک کے بعد ویسی ہی ہیں۔ جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ اسی نے منوا دیا۔ کہ قرآن زندہ کتاب خدا کی ہے۔ اور اس کا زندہ ثبوت خود یہ خدا کا برگزیدہ مسیح ہے۔ اگر مسلمان اس حقیقت کو سمجھ لیتے۔ تو اسکی خاک کو سرمہ بنا لیتے۔ مگر وہ وقت آتا ہے۔ کہ سب مان لیں گے۔ یہاں تک کہ خدا نے اسے وعدہ … دیا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ ایسا ہوگا۔ اور یقیناً ہوگا۔ مگر افسوس ان پر جنہوں نے اب اسے تسلیم نہ کیا۔ اب یہی پکی بات ہے۔ کہ مسیح مرگیا۔ جہاں تک جس سے ممکن ہو۔ اس کا وعظ کرو۔ (الحکم)

شعبۂ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ اور اسکے فرائض

زعماء کرام سے ضروری گذارش

شعبۂ خدمت خلق کے فرائض سے متعلق مندرجہ ذیل سوالات آپ سے کئے جاتے ہیں:۔ جن کے جوابات ہر ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹ میں آنے چاہئیں۔

فرض اول (غرباء اور مساکین کی امداد) مقامی غرباء و مساکین کی کیا امداد کی گئی۔ اور مرکزی فنڈ کے لئے اپنے ہاں کے ذی ثروت اور مخیر احباب سے چندہ اور عطیات وصول کرنے کے لئے کیا کیا کوشش کی گئی۔

فرض دوم (فرسٹ ایڈ یعنی بیماروں اور مصیبت زدوں کو فوری امداد پہنچانے کی تربیت) فرسٹ ایڈ کے اصول سیکھنے اور ممبران مجلس کو ان کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے کے لئے کیا انتظام کیا گیا۔ اور کتنے ممبران فرسٹ ایڈ سیکھتے ہیں۔

فرض سوم (انسداد بے کاری) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت کہ "کوئی احمدی بے کار نہ رہے"۔ بیکاروں کے روزگار کے متعلق کیا کوشش کی گئی۔ کون کونسے ذی اثر اور صاحب اختیار احباب کو امداد کی تحریک کی گئی۔ اس سلسلہ میں جن بیکاروں نے (اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی بے کاری کو دُور کرنے کی کوشش کی ہو۔ اور وہ کامیاب ہوئے ہوں۔ وہ اپنی کوششوں کو الف لکھ کر مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ دوسروں کی واقفیت اور تحریک کے لئے ان کو شائع کرایا جا سکے۔

فرض چہارم (شہریت اور حفظان صحت) مقامی طور پر تمدنی حالات کو بہتر بنانے کی کیا کیا کوششیں کی گئیں۔ مرکز کی طرف سے قادیان دار الامان میں حفظان صحت کے اصولوں کو رائج کرنے کی سکیم جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں وبائی امراض کے انسداد کے لئے بطور پیشبندی شہر کے گلی کوچوں اور دوسری مناسب جگہوں میں دوائیں چھڑکوائی جاتی ہیں۔ اس فرض کو کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے مرکزی فنڈ میں کافی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے مرکز کے لئے چندہ اور عطیات کی وصولی میں جو کوششیں کی ہوں۔ ہر رپورٹ میں ان کا ذکر ضروری ہے۔

فرض پنجم (دیہات سدھار) دیہاتی مجالس نے اپنے ہاں دیہات سدھار کے اصولوں کو رائج کرنے کی کیا کوشش کی۔ شہری مجالس اسی سلسلہ میں دیہاتی مجالس کی یہ مدد کر سکتی ہیں۔ کہ وہ دیہات سدھار کے متعلق ان کو لٹریچر بھجوائیں۔ اور قریب کی دیہاتی مجالس میں اپنے ممبر بھیج کر انہیں یہ اصول جاری کرنے کی ترغیب دیں۔ مرکز کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً ہدایات بھجوائی جایا کریں گی۔

فرض ششم (دار الشیوخ یعنی یتامیٰ اور بیوگان کی خبر گیری) یتامیٰ اور بیوگان کی خبر گیری قومی فرض ہے۔ اور اسی فرائض کی ادائیگی کے لئے مرکز میں دار الشیوخ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے۔ قادیان میں علاوہ دوسری امداد کے آٹا کی وصولی جس کا انتظام اب تک دار الشیوخ خود کرتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ اپنے ذمہ لینے والی ہے۔ باہر کی مجالس اس ضروری ادارہ کی امداد کے لئے ذی ثروت اور مخیر احباب کو توجہ دلائیں اور جو رقم وصول ہو۔ مرکز کی وساطت سے دار الشیوخ میں بھجوائیں۔ اور ہر رپورٹ میں اپنی کوششوں کا ذکر کریں۔

فرض ہفتم (خدمات عامہ) مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض ہی یہی ہے۔ کہ جذبہ خدمت کو فطری عادت کی حیثیت حاصل ہو جائے۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں۔ جبکہ ہمارا ہر لمحہ خدمت خلق میں صرف نہ ہو۔ خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔ راستوں پر پانی اور روشنی کا انتظام۔ مسافروں کی امداد۔ سٹیشنوں اور دوسری مناسب جگہوں پر رہبر گاری مہیا کرنے کا انتظام اور اسی قسم کی دوسری خدمات کا ذکر فرض ہفتم کی ذیل میں کیا جائے: ہر رپورٹ میں مذکورہ بالا سات فرائض کی ادائیگی کا ذکر لازمی ہے۔ والسلام خاکسار ملک سیف الرحمٰن مہتمم خدمت خلق۔

بہائیوں کے نام کھلا چیلنج

اہل بہا فیصلہ کن بحث سے گریز کیوں کرتے ہیں؟

میں نے ۱۱ر جولائی ۱۹۴۰ء کے اشتہار میں لکھا تھا۔

(الف) "اہل بہا کا دعویٰ ہے۔ کہ قرآن مجید اب زندہ کتاب نہیں۔ بلکہ منسوخ اور ناقابل عمل ہے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن مجید کا ایک لفظ اور ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ اور جب تک نسل انسانی اس صفحۂ زمین پر آباد ہے۔ قرآن مجید ہی نجات کا ذریعہ ہے"۔

(ب) "میں بہائی اصحاب کو کھلی دعوت دیتا ہوں۔ کہ اس موضوع پر جو احمدیت اور بہائیت میں فیصلہ کن ہے۔ مناسب شرائط طے کر کے تحریری و تقریری طور پر سیر حاصل بحث کر لیں۔ کیا کوئی بہائی دوست اس مخلصانہ دعوت کو منظور کریں گے"؟

اس عام اشتہار کے علاوہ میں نے ۲۰ر جولائی کے خط میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل بہائی سرینگر کو دوبارہ خاص طور پر توجہ دلائی۔ مولوی صاحب نے ۲۳ر جولائی کو جواباً اس دعوت کے متعلق لکھا۔

"میں آپکی تجویز سے متفق نہیں"

میں نے ۳۰ر جولائی کو پھر مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں لکھا۔ کہ

"میں حیران ہوں۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ کہ اصولی اور باقاعدہ بحث سے جو تحریری ہونی تھی۔ صاف انکار کر دیا۔ اچھا۔ اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ تو اب تو آپ کے جناب علمی صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ ان کو ہی تیار کریں"۔

پرسوں ۱۳ر اگست کو مولوی صاحب کی چٹھی ملی ہے۔ جس میں انہوں نے اس اہم معاملہ کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ بلکہ لکھ دیا ہے کہ "جواب دینا نہیں چاہتا"۔ اس لئے میں پھر اس اشتہار کے ذریعہ ایک اور مرتبہ اہل بہا کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس فیصلہ کن موضوع پر سیر حاصل بحث کر لیں۔ یہ ایک علمی تحقیق ہے۔ کسی ذاتی حملہ کا کوئی امکان نہیں۔ کیا بہائی مبلغ مولوی محفوظ الحق صاحب علمی اس کے لئے آمادہ ہوں گے۔ اگر علمی صاحب اس موضوع کے علاوہ ۲۵

۲۵ جناب بہاءاللہ کے دعویٰ الوہیت پر بھی بحث کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ تو مجھے بخوشی منظور ہے۔ ۲۰ر اگست سے پہلے پہلے اس کا مطبوعہ جواب مل جانا چاہیئے۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ نزیل سرینگر۔

پیغامی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں یعنی ۱۹۰۶ء سے "تعلیم الاسلام" کے نام سے زیر ادارت استاذی المعظم فاضل اجل حضرت مولانا مولوی سید محمدؐ سرور شاہ صاحب زید مجدہٗ ایک رسالہ میں قرآن مجید کی تفسیر شائع ہؤا کرتی تھی۔ جس میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رؤیا صادقہ اور تازہ الہامات و وحی بھی درج ہؤا کرتی تھی۔ اس رسالہ کے پہلے ہی نمبر کے "افتتاح" کے عنوان کے ماتحت لکھا گیا تھا۔ کہ

"یہ قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ اور تفسیر بھی وہ جو کہ نور دین کے درس قرآن مجید کا مجموعہ ہے۔ اور نور دین بھی وہ جو کہ مرزا غلام احمدؑ کی غلامی کو اپنا فخر جانتا ہے۔ اور مدت دراز سے آپ کے قدموں میں رہتا اور اس کو اپنی ساری عمر کی گراں قیمت کمائی اور نعمت یقین کرتا ہے۔........ ہاں اس قدر بتا دینا ضروری ہے۔ کہ اس رسالہ میں عموماً حضرت مولانا حکیم الامت کے درس قرآن کے نوٹ ہوں گے۔ اور بعض باتیں خاکسار ایڈیٹر کی طرف سے ہونگی۔ تو امتیاز کے لئے حضرت مولانا موصوف کے نوٹ کے ابتدا میں حکیم الامت یا ح لکھوں گا۔ اور جو خاکسار ایڈیٹر کی طرف سے ہوگا۔ اس کے اول میں محمدؐ سرور یا م ہوگا۔" (رسالہ تعلیم الاسلام جلد ۱ نمبر ۱ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، ۳)

اب رسالہ مذکورہ میں قرآن کریم کی آیت وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ (بقرہ ۱۶) کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہؤا ہے۔ وہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں:-

"یہاں پر اب یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ ما انزل الیک اور ما انزل من قبلک سے کیا مراد ہے۔ اور پیچھے آنے والی کیا چیز ہے۔ کہ جس پر یقین کرنا ضروری ہے۔ (حضرت حکیم الامۃ سلام اللہ ورحمتہٗ وبرکاتہٗ علیہ) ما انزل الیک سے وہ سب وحی مراد ہے۔ جو کہ خداوند کریم نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل فرمائی ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ میں ہو۔ اور ما انزل من قبلک وہ کل وحی الٰہی ہے۔ جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے انبیاء پر نازل کی گئی۔ اور کل اسیئے لیا ہے۔ کہ ما کا لفظ جبکہ یہ موصولہ یعنی بمعنی جو ہو۔ تو عام اور سب کو شامل ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ سب انبیاء کا ہم کو علم نہیں۔ جیسا کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ ومنھم من لم نقصصھم علیک (اور بعض انبیا سے وہ ہیں۔ جو کہ ہم نے تیرے آگے بیان نہیں کئے) تو پھر جو کچھ ان پر اتارا گیا ہے۔ اس کا ہمیں کب علم ہو سکتا ہے۔ پس لفظ ما کو موصولہ یعنی بمعنی جو قرار نہیں دینا چاہیئے۔ اس کو مصدریہ قرار دیا جائے۔ یعنی جو کہ مابعد کے فعل کو مصدر بنا دیتا ہے۔ جس سے فعل اور باقی اسماء بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ ترجمہ یہ ہو جائے۔ اور جو ایمان لاتے ہیں تیری طرف اتارے جانے پر اور تجھ سے پہلے اتارے جانے پر اور پیچھے آنے والی پر یقین کرتے ہیں۔ اور اس صورت میں ان کا ردّ ہوگا جو کہ نبوت کے اور وحی کے منکر ہیں۔ جیسے کہ برہمو لوگ ہیں۔ کہ نبوت کے صریح منکر ہیں۔........ اور آخرۃ چونکہ قرآن مجید میں بعض مقام پر دار یا یوم ملا کر لایا گیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ والدار الاٰخرۃ خیر (اور ضرور پیچھے آنے والی حیاتی کی جو ملی ہے بہتر ہے) اور الیوم الاخر (پیچھے آنے والا دن) اور دار آخرت اور یوم آخر سے مراد حشر کا وقت ہے۔ لہٰذا مفسروں نے یہاں پر اکیلے آخرت سے بھی حشر کا وقت اور قیامت ہی مراد رکھا ہے۔ لیکن ماقبل پر یعنی ما انزل الیک اور ما انزل من قبلک پر نظر کرنے سے حضرت خاتم النبیین کی دوسری بعثت ثابت ہوتی ہے۔ جس کا کہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الی..... واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (اللہ وہ ہے کہ جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول بھیجا ہے۔ جو کہ ان سے ہے۔ کہ ان پر اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان آخرین میں بھی اس رسول کو بھیجے گا۔ جو اب تک ان پہلوں کے ساتھ نہیں ملے) میں ذکر آیا ہے کیونکہ یہاں سے صاف صاف ثابت ہے۔ کہ آنحضرتؐ ایک دفعہ تو امی لوگوں میں مبعوث ہوئے۔ یعنی بھیجے گئے۔ اور ایک دفعہ ان پیچھے آنے والوں میں بھی مبعوث ہونگے۔ جو کہ ان پہلوں کے ساتھ نہیں ملے۔

پس ماقبل پر نظر کرنے سے وبالاٰخرۃ ھم یوقنون کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ لوگ پیچھے آنے والی بعثت نبی کریمؐ پر یقین کرتے ہیں۔ یہ تو اس صورت میں ہوں گے۔ جب ماقبل میں یعنی ما انزل میں ما مصدریہ لیا جائے۔ یعنی دوسرے ترجمہ کے لحاظ سے یہاں پر بھی بعثت مراد ہوگی۔ جیسی کہ ما انزل سے بعثت مراد ہے۔ اور اگر ما موصولہ بمعنی جو بنایا جاسکے۔ یعنی پہلا ترجمہ لیا جائے۔ تو اس سے وحی مراد ہے۔ جو کہ پیچھے آنے والی ہے۔ جیسے کہ ما انزل سے وحی مراد ہے۔ پس پہلے ترجمہ کے لحاظ سے وبالاٰخرۃ ھم یوقنون کے معنے یہ ہوں گے۔ اور وہ لوگ پیچھے آنے والی وحی پر یقین کرتے ہیں۔" (رسالہ تعلیم الاسلام جلد اول نمبر ۵ بابت ماہ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۴)

وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ کے یہ معنی اور مطلب وہ ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائے اور جو سینکڑوں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملاحظہ کئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ معنی جو نومبر ۱۹۰۶ء کے رسالہ میں شائع ہوئے۔ اس زمانہ کے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے پاک مسیح حکم و عدل علیہ السلام بھی حیات تھے۔ مگر باوجود اس کے اس زمانہ میں نہ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر ان معنوں کی اشاعت کی وجہ سے کوئی کسی نے اعتراض کیا۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو غلط ٹھہرایا۔

بلکہ یہ امر بھی اپنے غیر مبائع اصحاب کو یاد کرا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ معنے انہی حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمودہ ہیں۔ جن کی شان میں بیعت خلافت کے ذکر میں امیر غیر مبائعین جناب مولوی محمدؐ علی صاحب اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"یہ بیعت اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی تعلق کو بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔" (ایک نہایت ضروری اعلان صفحہ ۱)

پس امید ہے کہ بالاٰخرۃ ھم یوقنون کے ان معنوں کو قبول کرنے سے اب غیر مبائع اصحاب بھی ذرا نہ ہچکچائیں گے۔ بلکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فرمودہ معنے ہونے کی وجہ سے وہ "آپ کے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے" تیار ہوں گے۔

آپ کی خیر خواہی کا طالب سید احمدؐ علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دار الامان۔

سکھوں میں تبلیغ کا آسان طریقہ

اکثر احباب جو یوم التبلیغ اور دیگر مواقع پر سکھوں میں تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ تو وہ گورمکھی زبان نہ جاننے کی وجہ سے باوجود صادق ہونے کے شرمسار ہو کر سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوتے ہیں۔ اردو کتب اور ٹریکٹوں سے حوالجات گرنتھ صاحب آد اور جنم ساکھی سے پیش تو کر دیتے ہیں۔ مگر سکھوں کی طرف سے ان حوالجات کو گورمکھی کتب مذکورہ بالا سے دکھانے کا جب مطالبہ ہوتا ہے۔ تو خاموش ہو کر نہ صرف حاضرین مجلس کو ذلیل کرتے ہیں۔ بلکہ بہتوں کے ابتلاء کا باعث بنتے ہیں۔

میں نے بفضلہٖ تعالیٰ تین ہفتے تین دن بلکہ بعض (مثلاً ماسٹر محمدؐ احسن صاحب) کو تین گھنٹے میں اتنی گورمکھی سکھا دی۔ کہ گورمکھی کتب سے حوالجات پڑھ سناتے ہیں۔ پس جن احباب کو سکھوں میں بود و باش رکھنے اور خالصہ بہادروں میں تبلیغ کرنے کا جوش اور ضرورت محسوس ہوتی ہو۔ وہ مجھ سے چند روز میں اتنی گورمکھی سیکھ سکتے ہیں۔ کہ وہ سکھوں میں تبلیغ کرنے کے لئے مبلغ بن سکتے ہیں۔ چونکہ قوم خالصہ پنجاب کی ٹھوس آبادی کا حصہ وافر ہے۔ اس لئے ان میں تبلیغ کے لئے اعدوا لھم ما استطعتم کے ارشاد کے ماتحت گورمکھی سیکھ لینا ازبس ضروری ہے۔ تاکہ خالصہ قوم جو جادہ راستی سے دور جا پڑی ہے۔ اسے صراط مستقیم دکھایا جاسکے۔ گیانی واحد حسین صاحب کے تیار کرنے میں بحمد للہ مجھے ہی توفیق ہوئی۔ خاکسار (سردار) عبد الرحمٰن (مہر سنگھ) بی۔ اے دار الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید میں آخری زمانہ کے حوادث کا ذکر

(دوسری قسط)

مغربی اقوام کے لئے انذار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے جمعہ کے مبارک دن سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات کی تلاوت کیا کرو۔ ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کون ہے؟ اس کے کیا صفات اور کیا عقائد ہیں۔ سو جب ہم سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات کو پڑھتے ہیں۔ تو ان میں مسیحیت کے فتنہ کا ذکر ہے۔ اور آخری دس آیات میں ان قوموں کی مادہ پرستی اور مادی ترقیات کا ذکر (جیسا کہ فرمایا۔ وھم یحسبون انھم یحسنون صنعًا۔ یعنی وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ صنعت وحرفت کے بڑے اچھے کام بنا رہے ہیں) جس سے معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں عیسائیت کے غلبہ کو ہی فتنہ دجال قرار دیا گیا ہے۔ سورہ کہف کی دس ابتدائی آیات میں عیسائی اقوام کے لئے ایک انذار کا ذکر ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِھِمْ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّھَا لِنَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْھَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۔ ۱۸ : ۵ تا ۹ ۔

ترجمہ:۔ قرآن مجید اس لئے نازل کیا گیا ہے۔ انہیں بھی ڈرائے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔ انہیں اس کے متعلق کچھ بھی علم نہیں۔ اور نہ ان کے بڑوں کو تھا۔ بڑی بات ہے۔ جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔ وہ جھوٹ ہی کہتے ہیں۔ (اے رسول) تو کیا اپنی جان کو ان کے پیچھے رنج میں ہلاک کر دیگا۔ اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔ جو کچھ زمین میں ہے۔ ہم نے اسے اس کے لئے زینت بنایا ہے۔ تاکہ انہیں آزمائیں۔ کہ کون ان میں سے بہترین عمل کرنے والا ہے۔ اور یقیناً ہم اسے جو اس پر ہے۔ ہموار میدان سبزہ سے خالی بنانے والے ہیں۔ مندرجہ بالا سورہ کہف کی ابتدائی آیات سے مندرجہ ذیل دو امور صراحت سے ثابت ہیں۔ **اول**:۔ دجال سے وہ اقوام مراد ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا تجویز کیا۔ یعنی عیسائی اقوام اور خصوصاً مغربی اقوام کیونکہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کے فتنہ کا سورہ کہف کی ابتدائی و آخری دس آیات سے گہرا تعلق ہے۔

دوئم:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیسائی اقوام کا جاہ وحشم ان کی دنیوی زیب و زینت اور دین سے بکلی اعراض کا نقشہ دکھایا گیا۔ تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ دجال کے دنیوی زیب وزینت آرائش وزیبائش کے گوناگوں سامان جن میں یہ مستغرق ہیں۔ اور جن پر یہ نازاں ہیں۔ برباد کر دئیے جائیں گے۔ بے شک یہ اقوام صنعت وحرفت اور زیب وزینت میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ لیکن یہ خوبصورت محلات فلک بوس عمارتیں ہموار میدان بن جائیں گی۔ جنت نگاہ باغات گلپوش اور بہار آفریں وادیاں سبزہ سے محروم ہو جائیں گی۔ اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ ان اقوام پر خصوصاً ایسی سخت مصیبتیں نازل ہوں گی۔ کہ ان کی صنعت وحرفت اور ان کے ملک تباہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس تباہی اور بربادی کا دنیا نظارہ کر چکی ہے۔ کر رہی ہے۔ اور آئندہ کرے گی۔

ایک لطیف تمثیل

اسی سورہ کہف میں آگے چل کر ایک لطیف تمثیل بیان کی گئی۔ جس میں دجال کے ساز وسامان زیب وزینت کا آخری نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جس تمثیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کو اپنے مال اور جتھے پر اور زینت کے سامانوں پر فخر ہے۔ اس کو اپنی بے پناہ قوت پر بھروسہ ہے۔ آخرت کا کچھ فکر نہیں۔ پھر فرمایا قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِہٖٓ اَبَدًا ...... الخ یعنی اس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ میں یقین نہیں کرتا۔ کہ میری یہ جاہ وحشمت کبھی برباد ہو۔ میں یقین نہیں کرتا۔ کہ قیامت آئے۔ اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی جاؤں۔ تو یقیناً اس سے بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔ ولولا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ...... الخ جب وہ اپنی جنت ارضی کو اور اپنی جاہ وحشمت کو دیکھتا ہے۔ تو وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اللہ کے سوائے کوئی بھی قوت نہیں۔ بلکہ اسے اپنی طاقت پر۔ اپنے ساز وسامان پر گھمنڈ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی قوت دکھائی بھی نہیں دیتی۔ وہ اس قدر مادی ترقیات پر نازاں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ثابت کر دے گا۔ کہ حقیقی صانع وہی ہے۔ اسکی حکومت میں کوئی شریک نہیں۔ اور دجال کی جنت ارضی پر یرسل علیھا حسبانًا مِنَ السَّمَآءِ فتصبح صعیدًا زلقًا۔ آسمان سے بلا نازل ہوگی۔ (یعنی فضائی حملے ہوں گے) تو وہ صاف میدان بغیر سبزہ کے رہ جائے گی۔ واحیط بثمرہ فاصبح کفیہ علٰی ما انفق فیھا وھی خاویة علٰی عروشھا ویقول یٰلیتنی لم اشرک بربی احدًا ...... جب اس کا مال و دولت تباہ کر دیا گیا۔ تو اس پر وہ اپنے ہاتھ ملنے لگا۔ جو اس پر خرچ کیا تھا۔ اور وہ ویران تھا۔ اسکی عمارتیں گری ہوئی تھیں۔ اور کہنے لگا۔ اے کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔ اور اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی۔ جو اللہ کے مقابل پر اسکی مدد کرتی۔ اور نہ ہی وہ مدد طلب کر سکا۔"

(۱۸ ، ۳۲ تا ۴۴ آیات)

سورہ کہف کی مذکورہ پیشگوئیاں تشریح کی محتاج نہیں۔ یورپ کے حالات سے آپ اندازہ لگا لیں۔ کہ یہ پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہو چکی ہیں۔ اور کس جلال اور ہیبت کے ساتھ آنے والے زمانہ میں پوری ہوں گی۔

شعلوں کی سزا

سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ (الرحمٰن)

ہم تمہاری طرف جلد متوجہ ہوں گے۔ اے دونو گروہو۔ تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ۔ اگر تمہیں طاقت ہے۔ کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ۔ تو نکل جاؤ۔ پر تم نہیں نکل سکتے۔ مگر غلبہ کے ساتھ۔ تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان آیات میں یمعشر الجن والانس کہہ کر جن اور انس کو ایک معشر یعنی گروہ قرار دیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن انسانوں سے کوئی علیحدہ جنس نہیں۔ بلکہ انسانوں میں سے ایک طبقہ ہے۔ مثلاً امراء وسرمایہ دار حاکم وغیرہ۔ پس فرمایا۔ کہ اے دونو گروہو۔ ہم تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔ یعنی تمہاری غفلت اور تکذیب نعماء الٰہی کی سزا کے لئے ہم اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ہماری سزا سے تم آسمان سے نیچے اور زمین کے اوپر تو بچ نہیں سکتے۔ لیکن اسی صورت میں کہ تم آسمان اور زمین کی اطراف سے نکل جاؤ۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ تم نکل نہیں سکتے۔ یا پھر یہ صورت ہے۔ کہ تم کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت اور بادشاہت پر تم غالب آ جاؤ۔ لیکن یہ بھی ممکن نہیں۔ اب تمہارے لئے فرار کی تمام راہیں مسدود ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ کی ایک ادنیٰ گرفت سے بھی بچ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت سے کوئی جائے مفر نہیں۔ پس چونکہ تم نے اپنے رب کی نعمتوں کو جھٹلایا۔ تکبر کیا۔ اور تکبر اسقدر بڑھ گیا۔ کہ انسان نے چاہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بے نیاز ہو جائے۔ اور اسکی حکومت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکے۔ اور خدا کی بادشاہت کا باغی بن کر اسکی حکومت کو مٹا کر اپنی حکومت قائم کرے۔ اس لئے اب اپنی سزا سن لو۔ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۵۵ : ۳۵ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائیگا۔ تو تم اپنے آپ کو بچا نہ سکو گے۔

تجزیہ (۱) شواظ:۔ بے دود شعلہ۔ جس میں دھواں نہ ہو۔ (مفردات امام راغب)

(ب) نار۔ آگ۔ محاورۂ عرب میں جنگ کو بھی نار کہا جاتا ہے۔

(ج) نحاس۔ مفسرین نے اس کے معنی کئے ہیں۔ دھواں والا شعلہ۔ (تفسیر روح المعانی) یعنی کوئلے اور گندھک کی آگ۔ بخاری نے پگھلا ہوا تانبا معنے لئے ہیں۔ کیونکہ نحاس تانبے کو کہتے ہیں۔

احادیث (۱) ضحاک کا قول ہے۔ کہ مذکورہ آیت میں بیان فرمودہ سزا اس دنیا کی ہے۔ (ب) اور ابن ابی شیبہ نے اسی آیت کی تفسیر میں یہ روایت کی ہے۔ کہ "مغرب سے ایک آگ نکلے گی۔ جو لوگوں کو اکٹھا کر دیگی"۔ اس روایت کو پیش نظر رکھئے۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ آیت مذکورہ میں مغربی اقوام میں ایک عظیم الشان جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی پیشگوئی ہے۔ جس میں آتشگیر اسلحہ اور دھُواں یعنی گیسیں استعمال کی جائیں گی۔ اور پگھلے ہوئے تانبے کا بھی استعمال ہوگا۔ اور یہ جنگ لاکھوں انسانوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیگی۔ اور ایک دوسرے سے برسرِ پیکار کر دے گی آخری زمانہ میں مغرب سے نکلنے والی آگ کا ذکر دیگر احادیث میں بھی ہے۔ جو پیش کی جاتی ہیں۔

(ج) مشکوٰۃ باب بدء الخلق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رئیت عیسٰی ...... ورئیت مالکاً خازن النار والدجال۔ میں نے عیسٰی کو دیکھا ...... دوزخ کے داروغہ اور دجال کو دیکھا۔ اس حدیث سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ آخری زمانہ میں (۱) مسیح (۲) مالک خازن النار (۳) دجال تینوں کا ظہور ہوگا۔ مسیح موعود بھی ظاہر ہو چکا۔ دجال کے لشکر بھی کھُل گئے۔ مالک خازن النار سے مراد دجال یعنی مغربی اقوام کے وہ ڈکٹیٹر یا مختارِ کل حاکم ہیں۔ جو خازن النار یعنی جنگ کی آگ کے داروغہ ہیں۔ جو جنگ کے شعلوں سے کھیل رہے ہیں۔ اور مخلوقِ خدا کو ان فلک بوس شعلوں کی نذر کر رہے ہیں۔ نار سے مراد یہاں دجال کا آتشگیر اسلحہ بھی ہے۔ بارود کے سٹاک۔ آتشگیر مادہ کے انبار۔ بے شمار توپیں۔ آتشگیر بموں کے سٹاک۔ تحت البحر مقناطیسی سرنگیں۔ یہ دجال کا اسلحہ ہے۔ جو النار کا مصداق ہے۔ (د) پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک آگ ظاہر ہوگی۔ تاکل الانفس والاموال ...... ولھا بین السماء والارض دوی کدوی الرعد (رواہ الطبرانی وابن عساکر عن حزیفۃ الیمان) وہ آگ جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی۔ اور آسمان اور زمین کے درمیان یعنی فضاء میں کڑکنے والی بجلی کی طرح آواز دیگی"! یہ سب کچھ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ توپوں بم کے گولوں۔ بندوقوں اور آسمان سے بمبار طیاروں کی بمباری اور آتش افشانی بے پناہ دھماکے اور کڑک یہ زلزلہ یورپ پر جنگِ عظیم کی صورت میں پانچ سال طاری رہا۔ اب پھر جنگ کے زلازل سے یورپ کی زمین ہل رہی ہے۔ متذکرہ الصدر احادیث قرآن مجید کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں پیش کی گئی ہیں۔ اسی ذیل میں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی سنیئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کا الہام ہے۔ اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسَمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ (تذکرہ صفحہ ۵۸۱) یعنی جب آسمان سے فوجیں اور زہریں اتریں گی۔ جو موجودہ جنگ میں آسمان سے پیرا شوٹ اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوجیں بھی اتر رہی ہیں۔ اور زہریلی گیس اور بمب آسمان سے برس رہے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں فرماتے ہیں۔ ؎

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ برسانے کے دن

الغرض قرآن مجید۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلالی پیشگوئیاں یورپ کی جنگوں پر بعینہٖ صادق آتی ہیں۔ جن ہلاکت آفرین جنگوں میں آگ کے شعلے۔ زہریلی گیس اور زہریلے بمب نہایت بے دردی سے برسائے گئے۔ اور قرآن مجید کی پیشگوئی (یرسل علیکما شواظ من نار) کے مطابق دنیا جنگ کے شعلوں میں دھکیل دی گئی۔ اہل یورپ نے بہتیری کوشش کی۔ کہ اس عذاب سے ہم اپنے آپ کو بچا سکیں۔ صلح بین الاقوام کے لئے انٹر نیشنل لیگ بنائی۔ لاکھ جتن کئے۔ لیکن جنگ کے شعلے نہ بجھے۔ کیونکہ مذکورہ پیشگوئی میں فرمایا۔ فلا تنتصران۔ اس عذاب سے تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے۔

سورۃ القارعہ میں پیشگوئی

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَہ۔ یوم یکون النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةِ الرَّاضِیَہ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِیَہ وَمَا اَدْرٰىكَ مَاهِیَہ۔ نَارٌ حَامِیَہ۔ (۱۰۱ : ۱ تا ۱۱)

ترجمہ اس کا یہ ہے۔ وہ جو قیامت برپا کرنے والی آفت یا وہ جنبشِ عظیم کیا ہے۔ کیا ہے وہ جنبشِ عظیم اور تم کیا سمجھتے ہو۔ اس قارعہ کو۔ اس دن لوگ پھیلی ہوئی ٹڈیوں کے مانند ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی مانند پس جس کا وزن بھاری ہوگا۔ وہ کامیابی کی زندگی پائے گا۔ جس کا وزن کم ہوگا۔ اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھتے ہو۔ کہ ہاویہ کیا چیز ہے۔ شعلہ زن آگ۔ ۱۰۱ : ۱ تا ۱۱۔

کیا جنگ عظیم جو سوا چار سال رہی۔ (اور موجودہ جنگ) کے مناظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے مجھے کسی زیادہ تفسیر کی ضرورت ہے۔ ہرگز نہیں۔ دنیا میں قیامت برپا کی گئی۔ بڑے بڑے خود مختار بادشاہ (جو مضبوطی اور استحکام میں پہاڑوں کی طرح تھے) مثلاً زارِ روس۔ زار بلغاریہ قیصر جرمن وغیرہ تختوں سے اتار دیئے گئے۔ اور وہ انقلاب آیا۔ کہ الٰہی توبہ۔ اور وہ لشکر عظیم یعنی جنبشِ عظیم جمع ہوا۔ کہ الامان۔ ٹڈی دل کی مانند فوجوں پر فوجیں جمع ہوئیں۔ اور مشرق سے مغرب تک آدمیوں کی بھرتی کا تانتا لگ گیا۔ بڑے بڑے پہاڑ (یعنی مضبوط قلعے) گولہ باری سے دھنکی ہوئی روئی کی مانند بنا دیئے گئے۔ بڑے بڑے بادشاہ اور رؤسا فقیر ہو گئے حتیٰ کہ وہ روئی کے گالوں کی مانند ایسے نرم ہوئے۔ کہ پاؤں کے نیچے ان کا مسلا جانا آسان ہے۔ ...... (فاما من ثقلت موازینہ ...... جس کا وزن بھاری ہوگا۔ زندگی اسی کی ہے۔ یعنی بڑی بڑی حکومتیں چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو ہڑپ کر جائیں گی۔ اور ان کی زندگی ختم کر دیں گی۔ اور ان کو نارٌ حامیہ یعنی آتش باری کی نذر کر دینگی۔ ناقل (اقتباس از تشحیذ الاذہان جلد ۱۳ نمبر ۱۲)

آسمان اور زمین کا انشقاق

(۱) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۱۹ : ۹۱ تا ۹۲

اور کہتے ہیں۔ کہ رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے۔ یقیناً تم ایک خطرناک بات کر گذرے۔ قریب ہے۔ کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں۔ اور زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ کہ وہ رحمٰن کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(ب) واذا الجبال سیّرت۔ جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ (ج) سورہ طور میں بھی ہے۔ تسیر الجبال سیرا۔

سورہ مریم کی منقولہ بالا آیات سے ظاہر ہے۔ کہ شرکِ عظیم کے باعث عنقریب آسمان ان قوموں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یعنی آسمان سے شدائد و مصائب نازل ہوں گے۔ اور آسمان سے بے پناہ حملے کئے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی عالمگیر جنگ کی پیشگوئی میں فرماتے ہیں ؎

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

وتنشق الارض۔ اور زمین پھٹ جائے گی۔ یعنی بری حملے ہوں گے۔ وتخر الجبال۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ یعنی عظیم الشان سلطنتیں بڑے بڑے قلعے۔ بڑے بڑے دفاعی سامان جو مضبوطی اور استحکام میں پہاڑوں کی طرح ہوں گے۔ اڑا دیئے جائینگے۔

واذا الجبال سیّرت

پہاڑوں کے اڑائے جانے کے متعلق قرآن مجید سے ایک اور لطیف توجیہہ پیش کی جاتی ہے۔ سورہ یونس میں فُلک یعنی کشتی کے ذکر کے بعد فرمایا۔ وخلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون۔ ۳۶ : ۲۴ م۔ اور ان کے لئے ہم کشتی کی مثل کچھ اور سواریاں پیدا کریں گے۔ جن پر وہ سوار ہوں گے۔ پھر ایک دوسری جگہ مختلف سواریوں کے ذکر کے بعد فرمایا۔ ویخلق مالا تعلمون۔ ۱۶ : ۹۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسی ایسی سواریاں پیدا کریگا۔ جن کا ابھی تمہیں علم نہیں۔ پھر سورۃ الرحمٰن میں ہے۔ ولہ الجوار المنشئٰت فی البحر کالاعلام ..... ۵۵ : ۲۵۔ اور اسی کے لئے جہاز ہیں۔ جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اٹھے ہوئے ہیں۔ تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل پہاڑ جیسے عالیشان جہاز کب تھے۔ یہ تو پیشگوئی تھی۔ کہ آئندہ زمانہ میں بہت سی نئی سواریاں ایجاد ہوں گی۔ اور کچھ ان میں سے کشتی کے مشابہ ہوں گی۔ اور دوسری جگہ تصریح فرما دی۔ کہ کشتی سے مشابہ سواریوں میں ایک بڑے بڑے بحری جہاز ہیں۔ جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن فرمایا۔ واذا الجبال سیّرت۔ کہ ایک دن آنے والا ہے۔ کہ یہ پہاڑ یعنی عظیم الشان بحری جہاز اڑا دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اسی زمانہ میں کوہ آسا جہازوں کی بربادی اور غرقابی مشاہدہ میں آ رہی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک خاص قوم کا ذکر موجود ہے۔ اور فرمایا۔ وخلق لھم من مثلہ ما یرکبون۔ اور ان کے لئے ہم کشتیوں کے مشابہ کچھ اور (یعنی مختلف قسم کے بحری جہاز ڈبکنی کشتیاں وغیرہ وغیرہ) پیدا کریں گے۔ جن پر وہ سوار ہوں گے۔ لیکن یہ سب کچھ متاعاً الیٰ حین ایک وقت کے لئے سامان ہوگا۔ وان نشأ نغرقھم۔ جب ہم چاہیں گے۔ ان کو غرق کر دیں گے۔ فلا صریخ لھم ولا ھم ینقذون۔ ۳۶ : الم تا لم تو ان کے لئے نہ کوئی فریاد رس ہوگا۔ اور نہ وہ بچائے جائیں گے"۔ یہ آئندہ زمانہ کے واقعات کے متعلق بطور پیشگوئی اشارات ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ اس زمانہ میں ہمارے مشاہدہ میں آرہے ہیں۔

آخری زمانہ کا زلزلہ

(ا) اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۲۲: ۱ تا ۲۔ اس گھڑی کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے۔ ہر دودھ پلانے والی اسے چھوڑ دیگی۔ جسے پلاتی ہے۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ اور تو لوگوں کو متوالے سمجھیگا۔ حالانکہ وہ متوالے نہیں ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(ب) اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا۔ ۵۶: ۴۔ جب زمین سخت حرکت سے ہلیگی۔ اسی طرح فرمایا۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا۔

ان آیات میں آخری زمانہ کے حوادث مصائب و شدائد جنگوں اور زلزلوں کا ذکر ہے۔ روح المعانی میں ہے۔ کہ ان آیات میں قیامت سے قبل کے ایک زلزلہ عظیم کی پیشگوئی ہے۔ اور اسے زلزلۃ الساعۃ اس لئے کہا۔ کہ یہ زلزلہ قیامت کے نشانات میں سے ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذیل کے اشعار میں اس زلزلہ کا ذکر صراحت سے موجود ہے۔ ؎

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رُودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

اک نشانِ کبریائی ... (left as printed below)

کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روزِ شمار
وہ تباہی آئے گی شہروں پر اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اسقدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہونگے ایامِ بہار
یاد کر فرقاں سے لفظ زلزلت زلزالھا
ایک دن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار

(شیخ عبد القادر احمدی لائل پوری)

احمدی مشن!

ہندو قوم اسلام کی طرف رجوع کریگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جان۔ مال اور علم سے اسلام کی صداقت اور طاقت ظاہر کی۔ غیر مسلموں نے مخالفت کی اور ان کا مخالفت کرنا سمجھ میں آسکتا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامیابی ہو گئی۔ تو ہم مارے جائیں گے۔ اور ہمارے مذاہب کی کمزوری ظاہر ہو جاویگی۔ لیکن کسقدر حیرانی کا مقام ہے۔ کہ مسلمانوں نے بھی اپنی نادانی اور جہالت کے باعث غیر مسلموں کا ساتھ دیا۔ اور اسلام کے جری پہلوان کی مخالفت پر لگ گئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنوں کی مخالفت کی پرواہ کی اور نہ غیروں کی مخالفت کو خاطر میں لائے۔ اور خداوند کریم کے فضل و رحم کے ساتھ اپنا کام کئے گئے۔ ہندوستان میں ہندوؤں میں سے آریوں نے سخت مخالفت کی۔ خداوند تعالیٰ نے بھی ہندوؤں کے متعلق حضرت کرشن ثانی مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا:۔ "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے۔ کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ ابھی وہ بچے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ ایک ہستی قادر مطلق موجود ہے۔ مگر وہ وقت آتا ہے۔ کہ ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور زندہ خدا کو اس کے عجائب کاموں کے ساتھ بجز اسلام کے کسی جگہ نہ پائیں گے۔" (اشتہار ۱۲ر مارچ ۱۸۹۸ء)

جب حضرت کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی سچائی ظاہر کرنی شروع کی تھی۔ تو آپ کے پاس کامیابی کا کوئی ظاہری سامان نہ تھا۔ مخالف تو مخالف ہی تھے۔ اپنے بھی دھوکا دے گئے۔ اور مخالفت پر کمر کس لی۔ ہندو بڑے دعووں کے ساتھ آئے اور کہا۔ "لاہور میں جتنے بڑے بڑے بینک ہیں۔ وہ سرکاری اور یورپینوں کے بینکوں کو چھوڑ کر سب ہندوؤں کے ہیں۔ ایک چھوٹی سی مسلم بینک (جو اب وہ بھی بند ہو چکی ہے۔ احمدی شرما) کو چھوڑ کر تمام بڑے بینک ہندو قوم کی دولتمندی اور بہتر اقتصادی حالت کے مظہر ہیں۔ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں گورنمنٹ اور مشن کالج کو چھوڑ کر باقی جس قدر بڑے بڑے کالج ہیں۔ وہ سوائے اسلامیہ کالج کے سب ہندوؤں کے ہیں۔ اول الذکر دو کالجوں میں بھی ہندو طلباء کی تعداد کافی ہے۔ اگر لاہور کے کارخانوں اور بڑی بڑی دکانوں کی طرف دھیان کیا جائے۔ تو بھی وہاں آپ کو زیادہ تر ہندو ہی نظر آئیں گے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس (مذہبی) میدان میں بھی مسلمانوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اور جس طرح لیاقت۔ قابلیت دولتمندی اور نیکی کے میدان میں انہیں (مسلمانوں کو) شکست دی ہے۔ اسی طرح مذہبی تعداد کے میدان سے بھی انہیں (مسلمانوں کو) کان سے پکڑ کر نکال دیں۔ ہندوؤں کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔" (اخبار گورو گھنٹال لاہور ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۹ء صـ)

ہندوؤں کو اپنی طاقت۔ علم اور مالی فراوانی پر بڑا ناز ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ دنیاوی کامیابی کے لئے یہ تینوں چیزیں بہت ہی کارآمد ہیں۔ سچائی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوؤں نے روپیہ پانی کی طرح خرچ کیا۔ اپنی قوت اور لیاقت کے خوب جوہر دکھلائے۔ اس کے مقابلہ میں اکیلے اور بے یار و مددگار خدا کے مسیح نے کہا۔ ؎

شبِ تاریک بیم وزد قوم ما چنیں غافل
کجا زیں غم روم یارب نما خود دستِ قدرت را

خدا تعالےٰ نے نیک دل بندے کی پکار کو سنا۔ اور فرشتوں نے نیک لوگوں کے دلوں میں سچائی کو قبول کرنے کی تحریک شروع کی۔ اور نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ دشمن پر اسکی کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے ذلت کے ساتھ نہ صرف پسپا ہوتا ہے۔ بلکہ جس سچائی کو مٹانا چاہتا ہے۔ اس کو آہستہ آہستہ قبول کرنا شروع کرتا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ کہ انشاءاللہ تعالےٰ ہندو دھرم ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع کرے گا۔ آریہ اپنی شکست کا اعتراف اس طرح کرتے ہیں:۔

"مشکل یہ ہے۔ کہ انہیں (ہندوؤں کو) اپنے ہی ہموطنوں کی ایک جماعت کی طرف سے خطرہ ہے۔ اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے۔ کہ اس کے نتیجے کے طور پر آریہ جاتی صفحہ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ وہ خطرہ ہے تبلیغ و تنظیم کا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کی طرف سے یہ کام اس طرح تیزی سے ہو رہا ہے۔ کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ ان کی تعداد سال بسال کم ہو رہی ہے۔ اور اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا۔ تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے۔ جبکہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔" (اخبار پرتاب لاہور یکم دسمبر ۱۹۲۹ء صـ۱۳)

سوائے جماعت احمدیہ کے کسی نے تبلیغ و تنظیم کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل جماعت احمدیہ کو ان کاموں کی توفیق ملی۔ جس کے نتیجہ میں آریہ سماج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی۔ چنانچہ خود آریہ یہ تحریر کر چکے ہیں:۔

"احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقہ اثر مسلمانوں کے درمیان رہا ہے۔ اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ آج مسلمان ایک طاقت ہیں۔ مسلمان قرآن کے گرد جمع ہو گئے۔" (اخبار آریہ ویر لاہور ۹ر اگست ۱۹۳۱ء صـ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے یہی اسلام تھا۔ جس کی صداقت کو چھپانا اور اصلیت پر پردہ ڈالنا ہی نام کے مسلمان بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔ مگر آج وہی اسلام ہے۔ جس کی صداقت کو قبول کرنے کے لئے ہندو ہر طرح تیار ہو رہے ہیں۔ اور لکھ رہے ہیں:۔

"ہمارے لیڈر ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے اور ان کا نام بھی ان کا ہندو ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے دلوں میں ہندو پن نام کو بھی نہیں ہے۔ اور اسلامی سنسکار کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں"۔

(اخبار ہندو لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۲)

دیکھئے۔ کس صفائی کے ساتھ آریہ اسلام کے اصولوں کو کشاں کشاں قبول کر رہے ہیں۔ کیا یہ معجزہ سے کم ہے۔ کہ وہ ہندو جو مسلمانوں کو کان سے پکڑ کر ہندو بنانا آسان خیال کرتے تھے۔ مسلمانوں کے اصولوں کو ماننے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ اور یہاں پر ہی بس نہیں ہے۔ بلکہ لکھتے ہیں کہ:۔

"مسلمانوں کی تعداد اسلامی سلطنتوں کے زمانہ میں یہاں بہت تھوڑی تھی۔ انگریزی حکومت کے امن و قیام کے زمانہ میں وہی تعداد دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت یہ سامنے نظر آرہا ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں، جبکہ نہ صرف پنجاب۔ سندھ یا بنگال میں بلکہ تمام ہندوستان میں مسلم میجارٹی ہو جائیں۔ ہندو اس لہر کا مقابلہ نہیں کر سکتے"۔

(اخبار ہندو لاہور ۲۱ ستمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۱)

اس حوالہ پر غور کرنے سے یہ صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام امن و قیام کے زمانہ میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ اس لئے صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے ذریعہ ہرگز نہیں پھیلایا گیا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام جو دنیا کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ اور نام کے مسلمان اسلام کے لئے ننگ اور باعث عار بن چکے تھے۔ کیوں دنیا کے لئے باعث کشش بن رہا ہے۔ اور دنیا کو اپنے سائے میں لے رہا ہے۔ اس کا جواب بالکل صاف ہے۔ جو یہ ہے:۔ "قادیان سے کئی ایک ہفتہ وار۔ ماہواری اخبارات اور رسائل شائع ہوتے ہیں۔ ان کا اشاعتی محکمہ دنیا کے ہر ملک کے لئے قیمتی لٹریچر مہیا کرتا ہے۔ قادیانی جماعت نے علاوہ بے شمار کتب کے قرآن شریف کی اردو میں ایک ضخیم تفسیر کئی جلدوں میں کی ہے اسلام کی تعلیم سنت اور تاریخ کو نئے ڈھنگ میں پیش کیا ہے۔ جس سے تعلیم یافتہ مسلم اس طرف کھچے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کے خلاف اگر کسی جماعت نے بم باری کی ہے۔ تو وہ یہی ہے"۔ (رسالہ آریہ مسافر ماہ اپریل ۱۹۳۳ء صفحہ ۱۴)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کو آریہ سماج کی زہریلی کچلیوں کو کچلنے کی توفیق دی۔ اور ساتھ ہی اسلام کی خوبیوں کو ظاہر کر کے دنیا کے لئے ہدایت کا سامان پیدا کر دیا۔ اب ہدایت سے فائدہ اٹھانا یا صداقت سے منہ موڑ کر تباہی کی طرف جانا دنیا کا اپنا کام ہے۔ خوش بخت ہے وہ انسان جو مرنے سے پہلے سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔ اور نہایت ہی خوش قسمت ہے وہ آدمی جو صداقت کو قبول کرنے کے لئے جلدی کرتا ہے۔ کیونکہ موت کی گھڑی کا کیا پتہ ہے۔ کہ کس وقت آکر قابو کر لیتی ہے۔ کیا یہ اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سچائی کا زبردست نشان نہیں ہے۔ کہ وہ اسلام جو اپنے بیگانے کی باہم جہالتوں کے باعث گمنامی کے گوشے میں پڑا ہوا تھا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پھر جلوہ نما ہو رہا ہے۔ اور ثریا سے آکر زمین پر اپنی رحمت کا سایہ وسیع کر رہا ہے۔ دعا ہے۔ کہ خداوند کریم تمام دنیا کو احمدیت کی صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ تا کہ دنیا میں امن و شانتی کا دور قائم ہو۔ آمین

خاکسار طالب دعا فتح محمد احمدی شرما از کراچی۔

ثنائی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ پر آمادگی کا اظہار

اور پھر اس سے فرار

آخر وہی ہوا۔ جو میں نے پہلے لکھا تھا۔ یعنی میں نے اخبار "فاروق" ۲۱ جولائی میں لکھا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ کہنے کو تو یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن موقعہ پر آکر وہ اپنی "عدم جرأت" کا اعلان کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اب کے پھر انہوں نے اہلحدیث ۲۱ جون ۱۹۴۰ء میں مباہلہ پر آمادگی ظاہر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ:۔

"ہم خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے والد ماجد مرزا صاحب متوفی کی تصریح کے مطابق مباہلہ کریں۔ وہ تصریح یہ ہے۔ کہ مباہلے سے پہلے ازالہ شکوک کے لئے مباحثہ ہونا ضروری ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۳۸"۔

اس کے جواب میں خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۸ کی تصریح کے مطابق جماعت احمدیہ کی طرف سے جو بارہا شرائط مباہلہ شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں ازالہ شکوک کی شرط پہلے سے موجود ہے۔ اس لئے ہمیں اس شرط سے انکار نہیں۔ اور ساتھ ہی میں نے لکھا تھا۔ کہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۸ کی عبارت میں ازالہ شکوک کی شرط کے علاوہ مباہلہ کے لئے فریقین کی طرف سے جماعت کا شامل ہونا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بنا بریں مولوی صاحب کو لکھا گیا تھا۔ کہ:۔ "اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو ایک جماعت کثیر (مع ابناء و نساء) کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ شرائط مباہلہ منظور ہیں۔ تو وہ پہلے منبر وار ان کی منظوری کا اعلان کر دیں"۔ (فاروق ۲۱ جولائی صفحہ ۷) مگر انہوں نے اس دفعہ بھی اپنی دیرینہ عادت کے مطابق مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کر کے پھر اس سے پہلو تہی شروع کر دی ہے۔ یعنی میرے اس مضمون کے جواب میں ہماری شرائط مباہلہ کو کلیۃً نظر انداز کر کے "اہلحدیث" ۲ اگست صفحہ ۵ پر لکھا ہے:۔

"اس مباہلہ کے لئے آپ مرزا صاحب خورد کو امرتسر کی عیدگاہ متصل کمپنی باغ میں لے آئیے۔ جہاں مرزا صاحب کلاں نے مباہلہ کیا تھا۔ اور میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ حسب ارشاد مرزا صاحب کلاں مندرجہ اہلحدیث ۲۱ جون ہم خلیفہ صاحب کے ساتھ مباہلہ کریں گے"۔

گویا مولوی ثناء اللہ صاحب کا منشاء اس عبارت سے یہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبد الحق صاحب کے ساتھ امرتسر میں اکیلے مباہلہ کیا۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اکیلے ہی مباہلہ کریں گے۔ اور اپنے بیوی بچوں اور دیگر کسی جماعت کو اپنے ہمراہ نہ لائیں گے۔ مگر یہ بھی سراسر مغالطہ دہی ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب نے جس واقعہ کو مباہلہ قرار دیا ہے۔ وہ مسنون مباہلہ ہرگز نہ تھا۔ بلکہ عبد الحق صاحب کے ضد کرنے پر ایک دعا برنگ مباہلہ کی گئی۔ یعنی گو دونوں فریق ایک مقام پر جمع ہوئے۔ لیکن بددعا صرف ایک فریق کے لئے ہوئی تھی۔ دونوں نے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف یا جو جھوٹا ہو۔ اس کے خلاف بددعا نہیں کی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر ۲ حاشیہ صفحہ ۲۹ پر ایسی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ یہ طریق دعا مباہلہ میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ مباہلہ کے معنے لغت عرب کی رُو سے اور نیز شرعی اصطلاح کے رو سے یہ ہیں۔ کہ دو فریق ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں۔ لیکن اس دعا میں تمام اثر دعا صرف میری ہی جان تک محدود ہے۔ دوسرے فریق کے لئے کوئی دعا نہیں"۔

پس مولوی صاحب کا اس واقعہ سے مباہلہ کی شرائط کا اندازہ لگانا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وقوعہ سے پیشتر اور بعد کی تحریرات کو نظر انداز کر دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مباہلہ میں ازالہ شکوک اور جماعت کی شرطوں وغیرہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ کہ

"اب ناظرین یہ یاد رکھیں۔ کہ جبتک یہ تمام شرائط نہ پائے جائیں۔ تو عند الشرح مباہلہ ہرگز درست نہیں"۔ (اشتہار مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۶)

غرضیکہ مولوی عبد الحق صاحب کے ساتھ امرتسر میں کوئی مسنون مباہلہ نہیں ہوا۔ اسلئے مباہلہ میں جماعت و ابناء و نساء وغیرہ کی شمولیت کے علاوہ سال بھر کی مہلت اور ازالہ شکوک وغیرہ تمام شرائط کا متحقق ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب ان تمام شرائط کی طرف آنے کا تو نام بھی نہیں لیتے۔ کہ مبادا کہیں اب مباہلہ میں نہ پھنس جائیں۔ جس سے وہ ۱۸۹۳ء سے لے کر اب تک بچاؤ اختیار کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ جماعت اور ابناء و نساء وغیرہ کی شمولیت جو شرائط مباہلہ کا اہم ترین

حصہ ہے۔ ایک ایسا امر ہے۔ کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ان کے قائل ہیں۔ گو ہمارے مقابل پر وہ ان کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب آیت مباہلہ کے ماتحت لکھتے ہیں :-

(الف) "ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں۔ کسی علمی بات کو نہ سنیں۔ بدرا بدر باید رسانید کہہ دے۔ کہ آؤ۔ ایک آخری فیصلہ بھی سنو۔ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔ اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں۔ اپنے بھائی بند نزدیکی اور تمہارے بھائی بند نزدیکی بلائیں۔ پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ کر دیگا۔" (تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

(ب) پھر ایک اور موقعہ پر آیت مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ کہ :-

"آیت مباہلہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم (پیغمبر) اپنی اولاد اور بھائی بندوں کے ساتھ مباہلہ کو نکلیں گے۔ اور تم مخاطبین (اہل کتاب) بھی اپنی اولاد اور اپنے بھائی بندوں (پوادوغیرہ) کو بلا لو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر یوں عمل کیا۔ کہ خلفائے اربعہ کو مع ان کی اولاد کے بلا کر اپنے ساتھ لیا۔ محدث ابن عساکر کے الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں :- اخرج ابن عساکر عن جعفر ابن محمد عن ابیہ تعالوا ندع ابناءنا الایۃ قال فجاء بابی بکر و ولدہٖ و بعمر و ولدہٖ و بعثمان و ولدہٖ و بعلی و ولدہٖ (فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۵۵)

یہ ہے انفسنا و ابناءنا کی صحیح تفسیر جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر امیر اپنے خاص ارکان کو اور ہر عالم اپنے خاص اتباع کو مع ان کی اولاد کے ہمراہ لے کر مباہلہ کر سکتا ہے۔"

(دیکھو اخبار "اہلحدیث" ۱۲ر جون ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نزدیک بھی مباہلہ میں جماعت کی شمولیت ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مباہلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف تمام شرائط مباہلہ کو بالائے طاق رکھ کر اکیلے مباہلہ کے لئے نکلنے کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ دراصل ان کی طرف سے راہِ فرار کا طریق ہے۔ اس ... اب میں اس سلسلہ سوال و جواب کو بے فائدہ سمجھ کر ترک کرنے پر مجبور ہوں۔ تاوقتیکہ مولوی ثناء اللہ صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ شرائط مباہلہ کی منظوری ...

عیسائی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عیسائی کے خط کا جواب

(سلسلہ کے لئے دیکھو فاروق ۱۲ر جون صفحہ ۶)

اس غور طلب بات کا جواب کہ مسیح نے احمدؐ رسول کی بشارت کیوں دی۔ قرآن شریف اور اناجیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی معاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدؐ رسول کون ہے۔ جس کی مسیح نے بشارت دی ہے۔ سو میں آپ کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ وہ احمدؐ رسول حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب اربعین ۴ صفحہ ۱۳-۱۴ میں تحریر فرمایا ہے۔ "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو نام ہیں۔ (۱) ایک محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور یہ نام توراۃ میں لکھا گیا ہے۔ جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ...... ذالک مثلھم فی التوراۃ (۲) دوسرا نام احمد ہے۔ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے۔ جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ اور ہمارے نبی جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔ مکی زندگی جمالی رنگ میں تھی۔ اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔ اور پھر یہ دونوں صفتیں امت کے لئے اس طرح پر تقسیم کی گئیں۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی۔ اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مظہر ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے حق میں فرمایا گیا۔ کہ یضع الحرب۔ یعنی وہ لڑائی نہیں کرے گا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں وعدہ تھا۔ کہ اس حصہ کے پورا کرنے کے لئے مسیح موعود اور اسکی جماعت کو ظاہر کیا جائیگا۔ جیسا کہ آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ...... خوب توجہ کر کے سن لو۔ کہ اب اسم محمدؐ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمدؐ کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔ یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں۔ اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔" جس طرح مسیح ناصری نے فرمایا تھا۔ لوقا ۶/۲۷ تا ۲۹۔ "اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم سے عداوت رکھیں۔ ان کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں۔ ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تمہاری بے عزتی کریں۔ ان کے لئے دعا مانگو۔ جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔"

یہی تعلیم حضرت احمدؐ کی ہے۔ جو مسیح موعود ہے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

اے میرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار
گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جمالی نام جو احمدؐ ہے۔ اس سے نسبت رکھنے والی احمدی جماعت کا نقشہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں مندرجہ ذیل آیات میں بیان فرمایا ہے :-

ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاءہٗ فازرہٗ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہٖ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔ ۲۶/۱۲۔ ترجمہ :- اور صفت ان کی انجیل میں جیسے کھیتی۔ کہ جو نکالے اپنا سبزہ۔ پھر موٹی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اپنی شاخوں پر قائم ہو گئی۔ تاکہ کفار مسلمانوں کی اس ترقی کو دیکھ کر غیظ و غضب میں آجائیں۔

یہی وحی حضرت احمد علیہ السلام کو ہوئی۔ ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۹۲ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۹ نشان ۷۹۔

جن الہامات میں خدا تعالیٰ نے ان کو احمدؐ کے نام سے پکارا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ (اربعین ۲ صفحہ ۳۱) (تذکرہ صفحہ ۳۳۸) ہم نے احمدؐ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اس سے روگردان ہو گئی۔ اور انہوں نے کہا۔ یہ تو کذاب ہے۔

(۲) یَا اَحْمَدُ جُعِلْتَ مُرْسَلًا۔ اے احمدؐ تو مرسل بنایا گیا۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

(۳) یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی۔ (اربعین ۲ صفحہ ۹) تذکرہ صفحہ ۵۔ اے احمدؐ تیرا نام پورا ہو جائے گا۔ اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ یعنی تیری تعریف محدود ہے۔ اور میرے محامد بے شمار ہیں۔

(۴) یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک۔ (تذکرہ صفحہ ۹۴) اے احمدؐ تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔

(۵) یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تذکرہ صفحہ ۶۹۔ براہین صفحہ ۴۹۶-۴۹۷۔ اے احمدؐ تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔

(۶) یا احمد بارک اللہ فیک (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۲) (تذکرہ صفحہ ۲۴) اے احمدؐ خدا نے تجھ میں برکت رکھدی ہے۔

(۷) ماھٰذا بیمینک یا احمد (تذکرہ صفحہ ۲) (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸۴)۔ اے احمدؐ تمہارے ہاتھ میں کیا چیز ہے۔

(۸) بُشْرٰی لَکَ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳) تجھے بشارت ہو اے میرے احمدؐ تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔

(۹) بُوْرِکْتَ یَا اَحْمَدُ۔ اے احمدؐ تو برکت دیا گیا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۳)

(۱۰) یَا اَحْمَدُ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَائِکَ۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۸۱) تذکرہ صفحہ ۲۸۔ اے احمدؐ میں تیری تمام دعائیں قبول کروں گا۔ مگر تیرے شریکوں کے بارے میں نہیں۔

احمدؐ کی طرف منسوب ہو کر اسکی جماعت احمدی کہلاتی ہے۔ احمدؐ کی جو جو علامتیں اسمہٗ احمد کی بشارت کے ساتھ بتائی گئی ہیں۔ سب حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی پر صادق آتی ہیں۔ مثلاً (۱) فَلَمَّا جَاءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سحر مبین۔ پ ۲۸/۹۔ ترجمہ۔ پس جب وہ آیا ان کے پاس روشن نشانوں کے ساتھ وہ کہنے لگے۔ یہ جادو کھلا کھلا ہے۔

یہی واقعہ حضرت احمدؐ کے وقت پیش آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا۔ وقالوا انی لک ھذا۔ ان ھذا الا سحر یؤثر۔ (تذکرہ صفحہ ۹۶۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۸) اور کہیں گے۔ یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ تو ایک سحر ہے۔ جو اختیار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اخبار الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ کالم ۱ میں ہے کہ خاں عجب خاں صاحب پشاوری نے عرض کیا۔ کہ "حضور پشاور میں میرے مخالف لوگ جمع ہوئے۔ اور انہوں نے میرے والد سے کہا۔ کہ اس کو منع کرو۔ میں نے ان کو یہی جواب دیا۔ کہ میں نے جس صداقت کو دیکھ لیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے سمجھ لیا ہے۔ اب اسے سچائی سمجھ کر میں کیونکر چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر اب چھوڑ دوں۔ تو مجھ سے بڑھ کر خطا کار اور زیاں کار اور کون ہوگا۔ کیونکہ مجھ پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اس پر انہوں نے اور تو کچھ نہ کہا۔ صرف یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ وہ جادوگر ہے۔"

اگر اخبارات کے فائل دیکھے جائیں۔ تو کثرت سے ایسے واقعات پائے جائیں گے۔ جن میں حضرت احمدؐ کو جادوگر کہا گیا ہے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۲) حضرت احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری علامت یہ بیان ہوئی ہے۔ وھو یدعیٰ الی الاسلام پ ۲۸/۹۔ اور وہ پکارا جاتا ہے اسلام کی طرف۔ یعنی لوگ ان پر کفر کا فتویٰ لگائیں گے اور کہیں گے۔ کہ مسلمان ہو جا۔ اور خدا ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اسے کامیاب کر کے سچا ثابت کریگا۔ چنانچہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کا سلسلہ اکناف عالم میں پھیل گیا ہے۔ اور کفر کا فتویٰ لگانے والے ناکام و نامراد رہ گئے ہیں۔ پس کامیاب ہونے والا احمدؐ سچا رسول ہے۔ اور اسے کافر قرار دے کر اسلام کی طرف دعوت دینے والے جھوٹے ہیں۔

(۳) اگلی آیت میں تیسری نشانی بیان فرمائی ہے۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم وہ چاہتے ہیں۔ کہ بجھائیں نور اللہ کا اپنے مونہوں سے۔ یعنی لیکچروں۔ تقریروں اور لوگوں کو بہکانے سے۔ وہ احمد رسول کو ناکام بنانے کی کوششیں کریں گے۔ ایسی ہی کوششیں احمدؐ رسول کے برخلاف کی گئیں۔ مسلمانوں کی طرف سے بھی اور آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے بھی۔ مگر واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو خواہ برا لگے کافروں کو۔

سو دنیا کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ احمد رسول کی جماعت ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اور جزائر میں ہر جگہ پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ مخالف دیکھ دیکھ کر جلتے ہیں۔ کڑھتے ہیں۔ اور ان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔

یہی وحی حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہو چکی ہے۔ جو انہیں اس آیت کا سچا مصداق قرار دے رہی ہے۔ ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۱۸۹/۴۶ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ "یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے۔ جبکہ کوئی مخالف نہ تھا۔ بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسب بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی۔ اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔ تب اس قدر مخالفت ہوئی۔ کہ مکہ معظمہ سے ..... میرے کفر کے لئے فتوے منگوائے گئے۔ اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور ان کے ہمجنس اپنی کوششوں میں ناکام اور نامراد رہے۔ ..... کس نے ان کو نامراد رکھا۔ اسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۱ نشان ۱۰۸)

(۴) چوتھی علامت ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔

ترجمہ:۔ جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کرے اسے کل مذاہب پر خواہ ناپسند کریں مشرک۔

احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ علامت وہ ہے۔ جسے سب اہل اسلام تسلیم کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ان کی کتب میں مذکور ہے۔ کہ مسیح ابن مریم کے ہاتھ سے آخری زمانہ میں پوری ہوگی۔ اس آیت میں احمدؐ کی دونوں شانیں کہ وہ مہدی بھی ہے۔ اور عیسیٰ بھی ہے۔ بیان کر دیں۔ اور وقت ظہور اور جائے ظہور کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ اور اس زمانہ کے مذاہب کا بھی نقشہ کھینچ دیا ہے۔ بالھدیٰ میں بتایا۔ کہ احمد رسول مہدی ہے۔ اور دین الحق میں بتایا۔ کہ وہی احمد عیسیٰ بھی ہے۔ چنانچہ اگلے الفاظ لیظھرہ علی الدین کلہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیونکہ سب مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم دین اسلام کو کل ادیان پر غالب کریں گے۔ پس احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام مہدی بھی ہے۔ اور عیسیٰ بھی ہے۔ اور اس نے کل ادیان پر دین اسلام کو غلبہ بھی دیا ہے۔ تفصیل اسکی یوں ہے۔ کہ آیت مندرجہ بالا کی رو سے احمد رسول کا کام ہدایت دینا اور ہدایت کے ذریعہ سے دین اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنا ہے۔ غلبہ حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کا وقت وہ ہے۔ جب ادیان دلائل کی رو سے اپنے اپنے دین کی فوقیت دوسروں پر ظاہر کر رہے ہوں گے۔ اور وہ یہی زمانہ ہے۔ اور غلبہ مقابلہ کی جگہ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ یعنی احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اس علاقہ میں ظاہر ہوگا۔ جہاں ادیان کا مقابلہ ہو رہا ہوگا۔ اور یہ مقابلہ ساری دنیا میں سے ہندوستان میں خصوصاً پنجاب میں اور بالخصوص لاہور کی کمشنری میں ہو رہا ہے۔ عیسائی مشن لاہور اور بٹالہ میں ہیں۔ مسلمانوں میں سے اہلحدیث کا مرکز بٹالہ تھا۔ اور سکھوں کا ڈیرہ بابا نانک آریہ سماج کا لاہور۔ پس اسی علاقہ میں احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوا۔ اور اس کے وقت میں سب ادیان نے مل کر لاہور میں باہمی مقابلہ کیا۔ جس کا ذکر حضور نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۸-۲۷۹ میں فرمایا ہے۔ اس مضمون کا نام "اسلامی اصول کی فلاسفی" ہے۔ حسب پیشگوئی حضرت احمدؐ سب ادیان کے مقابلہ پر غالب رہا۔ ملاحظہ ہو "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور اس کا ٹائیٹل پیج۔ یہی آیت قرآنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بطور وحی نازل ہوئی۔ ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۱۳-۱۵۱-۳۵۱۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جب اس وحی الٰہی کا مصداق پیدا ہوا۔ تو اہل زمانہ کو متوجہ کرنے کے لئے خدا نے دوبارہ اس پر یہی وحی نازل کی تا یہ معلوم ہو۔ کہ کل ادیان پر دین اسلام کو غلبہ عطا کرنے والا ظاہر ہو گیا ہے۔ ویسے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت پیش کر کے عیسائی مذہب کو مات کر دیا۔ وہ مقابلہ سے عاجز آ گئے۔ عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی بھی وہ قلعی کھولی ہے۔ کہ انہیں بات کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ آریہ سماج کے عقائد کا کھوکھلا پن ظاہر کرنے کے علاوہ لیکھرام کی ہلاکت کی عبرتناک پیشگوئی اور اس کے ظہور سے اس مذہب کو بھی مات کر دیا۔ گورو بابا نانک رح کو مسلمان ثابت کر کے سکھوں پر اتمام حجت کیا۔ دہریوں پر دلائل اور نشانات قدرت الٰہی دکھا کر خدا کے وجود کو ظاہر کیا۔ اور برہمو سماج کو وحی الٰہی کے ذریعہ سے پیشگوئیاں کر کے ان کے ظہور سے اپنی نبوت کا ثبوت دیا اور سلسلہ انبیاء کی صداقت واضح کی۔ غرضیکہ کل ادیان پر دین اسلام کو غالب ثابت کر دکھایا۔ اور کتاب براہین احمدیہ میں عیسائی۔ آریہ۔ برہمو اور دہریہ سب پر اتمام حجت کی۔ اور بالمقابل اپنے اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے مبلغ دس ہزار روپے کا اشتہار دیا۔ مگر کسی کو مقابلہ پر آنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ غرضیکہ ہر رنگ میں دین اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کر دکھایا۔ (باقی آئندہ)

دیا بسرا محمد علی اظہر ٹیچر ہائی سکول قادیان

تصحیح:۔ پچھلے پرچے میں غلطی سے خان عبدالرؤف خاں مرحوم جو ساحر تخلص کرتے تھے بجائے ساحر کے مہاجر چھپ گیا ہے۔ نیز مرحوم میری ماموں زاد بہن کے خاوند تھے۔ غلطی سے بہن کی جگہ بیٹی چھپ گیا ہے۔ احباب اصلاح کر لیں۔

احقر صالح احمد خاں از قادیان۔

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر نسخہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت تولہ دو روپیہ

جملہ امراضِ چشم کا بہترین و احد علاج

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ

اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء۔ عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور

گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجکر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

جنگی خبروں کا انتخاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۸ اگست - برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر عنقریب ایک اہم پیغام یا الٹی میٹم اہل برطانیہ کو دینے والا ہے۔ وہاں غیر ملکی اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ غالباً اس موقعہ پر یہ پیغام دیا جائے گا۔

آج وزیر سپلائی نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہم ایک زبردست حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جس کا وقت عنقریب آنے والا ہے۔ ہماری حالت تین ماہ قبل بہت نازک تھی۔ مگر آج کایا پلٹ چکی ہے۔

آج ریڈیو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ آغاز جنگ پر جرمن کہتے تھے۔ کہ برطانیہ اس وقت تک ضرور لڑے گا۔ جب تک کہ ایک فرانسیسی زندہ ہے۔ اس وقت ہم نے اس طعنہ کا جواب نہیں دیا تھا۔ مگر آج ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم تنہا جرمنی سے لڑ رہے ہیں۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ فرانس کے لئے بھی۔ اور اس وقت تک لڑیں گے۔ جب تک ایک بھی انگریز زندہ ہے۔

لنڈن ۱۸ اگست - جرمنی کی طرف سے انگلستان کی ناکہ بندی کی نوعیت کے متعلق بہت سی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہم ہر قسم کی کارروائی کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

وزیر اطلاعات نے آج ایک تقریر میں کہا۔ اب ہم ہٹلر کے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اور اس کے خیر مقدم کے لئے بے قرار۔ اگر وہ نہ آیا۔ تو ہمیں بے حد مایوسی ہوگی۔

لنڈن - ۱۹ اگست - کل انگلستان پر جو ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں جرمن حملہ آور جہازوں کا ایک چوتھائی یعنی ۱۴۰ نیچے گرا لئے گئے۔ کل رات بھی مختلف علاقوں پر حملے جاری رہے۔ مگر نقصان معمولی ہوا۔ آج سویرے جنوب مغربی کنارے کے ایک شہر پر ایک جرمن ہوائی جہاز نے بم برسائے۔ مگر نقصان زیادہ نہیں ہوا۔

لنڈن - ۱۹ اگست - فن لینڈ سے امریکہ کو ایک جہاز جا رہا ہے۔ جس پر ۹ سو امریکن سوار ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی گورنمنٹ نے حکومت جرمنی سے اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس جہاز کو راستہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا جائیگا۔ اس پر کل جرمن ریڈیو نے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ حکومت جرمنی اس جہاز کی سلامتی کا ذمہ نہیں اٹھا سکتی۔ امریکہ والوں نے چونکہ ایک بار پھر اس بات کو دوہرایا۔ اس لئے رات کو جرمن ریڈیو سے کہا گیا۔ کہ ایسی بات کہنا امریکہ والوں کی بے وقوفی ہے۔

شملہ - ۱۹ اگست - ہندوستانی فوجوں کے لئے سامان تیار کرنے کے لئے کارخانوں میں دن رات کام ہو رہا ہے۔ فوج کے لئے موٹریں اور لاریاں تیار کرنے والی ۱۲ امریکن کمپنیاں اس وقت ہندوستان میں کام کر رہی ہیں۔ کارخانوں میں کام کرنے والے بھی بڑھا دیئے گئے ہیں۔ موٹروں اور گاڑیوں کے لئے لوہے کی چادریں تیار کرنے کے لئے ٹاٹا کمپنی گورنمنٹ کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔ دسمبر تک ایک ایسا کارخانہ بھی تیار ہو جائے گا۔ جس میں ایلومینیم کو ڈھال کر نئی چادریں چوڑے پیندے والے برتن اور دیگر سامان تیار کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۹ اگست - وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ قریباً ۶۰۰ جرمن جہازوں نے آج پھر حملہ کیا۔ بندرگاہوں و ہوائی اڈوں پر بم برسائے۔ لنڈن کے تجارتی اور مرکزی حصہ پر بم باری کی گئی۔ بازاروں میں چلنے والوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ بعض مقامات پر جہاز ۸۰ فٹ کی بلندی پر اتر کر حملے کرتے رہے۔ الم ا گرا لئے گئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی نے سٹزرلینڈ کی وساطت سے برطانوی حکومت کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں جرمن پیراشوٹ فوجیوں کی وردی اور امتیازی نشانات کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگر ان کے ساتھ برطانیہ میں بین الاقوامی قوانین کے خلاف سلوک کیا گیا۔ تو جرمنی سخت انتقام لے گا۔

ٹوکیو - ۱۹ اگست - جزائر شرق الہند کے جاپانی سفیر نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ ان جزائر میں کامل امن ہے۔ لوگ مطمئن ہیں۔ جرمن گورنمنٹ جنگ کے بعد ان جزائر کو آزاد کر دے گی۔

لنڈن - ۱۹ اگست - سلطنت برطانیہ کی چھوٹی چھوٹی نوآبادیات نے جنگی فنڈ میں ایک کروڑ پونڈ دیئے ہیں۔ اس میں سے صرف ملایا نے ۳۰ لاکھ پونڈ دیئے ہیں۔ ملائی ریاستوں کے چندے ان کے علاوہ ہیں۔ ہندوستان کے دفاعی قرضہ کے فنڈ میں ۹ اگست تک ۱۸½ کروڑ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

سنجارسٹ - ۱۹ اگست - معلوم ہوا ہے۔ رومانیہ اپنے چار صوبے ہنگری کے حوالے کر دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ لیکن ہنگری تیرہ صوبے مانگتا ہے۔ رومانیہ آبادی کے تبادلہ پر بھی رضامند ہو گیا ہے۔

ہانگ کانگ - ۱۹ اگست - جاپان کے مطالبات رد کرنے کے بعد فرانسیسی ہند چینی کی فوجی قوت میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ مڈغاسکر سے ۳۰ تباہ کن طیارے تورین پہنچ چکے ہیں۔ بحری بیڑہ بھی مضبوط کیا جا رہا ہے۔

لنڈن - ۲۰ اگست - ہفتہ مختتمہ ۱۱ اگست میں برطانیہ کے کل ۹ جہاز غرق ہوئے۔ جن کا مجموعی وزن ۳۲ ہزار ٹن سے کچھ زیادہ ہے۔ اتحادیوں کا ایک اور غیر جانبدار ممالک کے دو جہاز ڈوبے۔ جن کا وزن ۶۰ ہزار ۵ سو ٹن ہے۔ جرمنی نے اس سے چار گنا زیادہ نقصان کا دعویٰ کیا ہے۔

— انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات کیلے سے بولوں تک کے فرانسیسی علاقے پر حملے کئے۔ وہ برلن پر بھی اڑے۔ جہاں ڈیڑھ گھنٹہ خطرہ کا الارم ہوتا رہا۔ پہلے کبھی اتنی دیر خطرہ نہیں ہوا۔

کل جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر ایک ایک کر کے حملے کئے۔ اور بہت سے علاقوں پر پرواز کی۔ مگر زیادہ تر بم دیہاتوں میں گرے۔ پانچ گرائے گئے۔ برطانیہ کے تین جہاز ضائع ہو گئے۔

نیویارک ۲۰ اگست - امریکہ کے ایک مشہور اخباری نامہ نگار مسٹر نکربوکر نے لکھا ہے۔ کہ اگر ہٹلر نے جلد برطانیہ پر چڑھائی نہ کی۔ تو پھر کبھی نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اس کے پاس ہوائی جہاز باقی نہیں رہیں گے۔ موجودہ رفتار کے لحاظ سے چھ ہفتہ کے بعد اسکی ہوائی طاقت کسی کام کی نہ رہے گی۔

لنڈن - ۲۰ اگست - آج مسٹر چرچل وزیر اعظم حکومت برطانیہ نے تیسرے پہر لڑائی کے متعلق پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں ۱۹۴۲ء میں لڑائی کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اور ناکہ بندی میں کھانے پینے کا کوئی سامان جرمنی کو جانے نہیں دینا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ملک آزادی حاصل کرے۔ تو برطانیہ اسے کھانے پینے کا سامان پہنچا سکتا ہے۔ برطانیہ لڑائی کے لئے پہلے سے زیادہ تیار ہے۔ سمندری بیڑہ بھی پہلے سے بہت زیادہ۔

احمدی محبوا مبارک ہو

حمائل شریف بطرز لیسرنا القرآن مترجم جس کا لفظی ترجمہ علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا۔ جس کا پہلا ایڈیشن کئی سال سے ختم ہو گیا تھا۔ اور مدت سے دوست اس مترجم حمائل شریف کے متلاشی اور انتظار میں تھے۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت عمدگی سے لکھائی اور چھپائی اور سفید بڑھیا کاغذ لگا کر چھاپا گیا ہے۔ اور جس کی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ جس کی پہلے قیمت تین روپیہ تھی۔ اب باوجود گرانی کاغذ کے اصلی قیمت عہ ہے۔ اور صرف یکم اگست لغایت ۱۵ ستمبر تک ڈیڑھ ماہ کے لئے رعایتی قیمت عہ ہے۔ احباب جلدی سے خرید لیں۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

قرآن مجید مترجم معہ تفسیری نوٹ

قرآن مجید مترجم مجلد بڑا سائز جس کا ترجمہ لفظی اور بطرز لیسرنا القرآن ہے۔ جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے۔ جس کی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ کاغذ سفید بڑھیا جس کا ہدیہ پہلے مبلغ دو روپے تھا۔ اب باوجود گرانی کاغذ کے صرف ایک روپیہ سات آنہ۔ اعلیٰ کاغذ جلد مراکو قیمت تین روپیہ۔ اور بڑھیا کاغذ جلد خالص چمڑا تین روپیہ آٹھ آنہ۔ رنگین کاغذ مجلد جسکی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ جس کا ہدیہ پہلے مبلغ دو روپے چار آنہ تھا۔ اب صرف بعض احباب کی فرمائش پر عہ کر دیا ہے۔ تاکہ غریب بھی خرید سکیں۔

حمائل شریف مترجم - جس کا علامہ سید محمد سرور شاہ صاحب نے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ جسکی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ ہدیہ رنگین کاغذ ۱۵ اور سفید بڑھیا کاغذ عہ ر چند نسخے موجود ہیں۔ **حمائل شریف معریٰ** بطرز لیسرنا القرآن قیمت دعہ ر مجلد عکسی حمائل شریف۔ جسکی جلد ولایتی ہے۔ جس کے کنارے سنہری۔ جسکی جلد پر سنہری ٹھپہ۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ۔ یہی عکسی حمائل شریف درمیانی جلد ۹ ر اور معمولی جلد ۸ ر۔ **محقق** - بجائے عہ کے ایک روپیہ چار آنہ۔ صرف آٹھ نسخے ہیں۔ سلسلہ کتب اسلام ہر پنج حصہ جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف منظور کردہ نظارت تعلیم و تربیت ہے۔ اور یہ کتابیں مدرسہ احمدیہ قادیان اور گرلز ہائی سکول قادیان میں پڑھائی جاتی ہیں۔ مکمل سٹ عہ ر۔ مجلد عہ۔

ان کے علاوہ ہائی سکول کی کتابیں و خلاصہ جات

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

سے طلب کریں۔